تعارف

جامعۃ العلوم الاسلامیۃ

علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن

جامعۃ العلوم الاسلامیۃ

علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی پاکستان

بسم الله الرحمن الرحيم

جامعة العلوم الإسلامية

[علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی پاکستان]

جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن

جمشید روڈ کراچی 74800 پاکستان

فون: 3491566-34121152-34123366-34913570-21-92+

فیکس: 34916819-34919531-21-92+

E-mail: info@banuri.edu.pk

Web: banuri.edu.pk

تعارف

جامعۃ العلوم الاسلامیۃ

علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن

جامعۃ العلوم الاسلامیۃ

علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی پاکستان

فہرست مضامین

پیش لفظ: حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر	۹
حالات: بانی جامعہ محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ	۱۱
مقدمہ: حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ	۱۴
	۱۸
تعارف	
جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی	۱۸
جامعہ کی تاسیس	۱۸
جامعہ کے اغراض ومقاصد	۱۹
جامعہ کا نظم ونسق	۲۰
جامعہ کا ٹرسٹ	۲۱
ٹرسٹ کے ممبران	۲۱
مجلس شوریٰ	۲۱
مجلس تعلیمی	۲۲
اساتذۂ کرام	۲۳
طلبہ کی تعداد	۲۳
بیرونی طلبہ	۲۳

جامعہ کا نظام تعلیم

داخلہ	۲۵
شرائط داخلہ	۲۵
بیرون کے طلبہ کے لیے شرائط داخلہ	۲۶
اوقات تعلیم	۲۷
تعلیمی دورانیہ اور تعطیلات	۲۸
طلبہ کی کفالت اور وظائف	۲۸
دارالاقامہ	۲۸
طلبہ اوران کے سرپرستوں کے لیے ضروری ہدایات اور قواعد وضوابط	۲۹

نصاب تعلیم

نصاب درس نظامی	۳۳
کتب مطالعہ	۳۸
نصاب تخصص فی الفقہ الاسلامی سال اول	۳۹
نصاب تخصص فی الفقہ الاسلامی سال دوم	٤۰
نصاب تخصص فی الحدیث سال اول	٤۱
نصاب تخصص فی الحدیث سال دوم	٤۳

امتحانات

طریقہ امتحانات	٤٤
طریقہ سوالات	٤٥
نتائج امتحانات	٤٥
کامیابی کے درجات	٤٦
سندات جامعہ	٤٦

جامعہ کے شعبہ جات

ناظرۂ قرآن کریم	٤٨
تحفیظ قرآن کریم	٤٨
تجوید	٤٨
بنوری ایجوکیشن سسٹم (میٹرک)	٤٩
درس نظامی	٤٩
صفوف عربیہ	٤٩
تخصصات	٥٠
تعلیم بنات	٥٠
تعلیم بالغان	٥١
تعلیم وتربیت	٥١
تمرین خطابت	٥١
خوش نویسی	٥٢
دورۂ تدریبیہ	٥٢
دارالافتاء	٥٢
تدوین فتاویٰ	٥٣
کتب خانہ (لائبریری)	٥٣
دارالتصنیف	٥٣
مجلس دعوت وتحقیق اسلامی	٥٤
ماہنامہ بینات	٥٥
شفاخانہ (ڈسپنسری)	٥٦
علامہ بنوری ٹرسٹ	٥٦
جامعہ کی شاخیں	٥٧

جامعہ کے مختلف شعبوں کے تحت لکھی گئی مطبوعہ کتب، رسائل ومقالات

متعلقات قرآن وتفسیر	۵۸
متعلقات حدیث واصول حدیث	۵۸
ادعیہ واذکار	۵۹
سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم	۵۹
تاریخ وسوانح	۵۹
فقہ وفتاویٰ	۶۰
مقالات ومضامین	۶۰
دعوت وارشاد	۶۱
لغت وادب عربی	۶۱
تربیت واصلاح معاشرہ	۶۲
طب	۶۲
جامعہ کے مصارف	۶۲
جامعہ کے تعمیراتی منصوبے	۶۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیشِ لفظ

الحمد للہ ربّ العالمین والصلاۃ والسّلام علیٰ سیّد الأنبیاء والمرسلین و علی الہ وصحبہ أجمعین ومن تبعھم باحسان ودعا بدعوتھم الیٰ یوم الدین ، أمّا بعد :

برصغیر - پاک وہند و بنگلہ دیش - کے مسلمانوں پر علماء حق کا بہت بڑا احسان ہے، جنہوں نے دینی مدارس اور جامعات قائم کر کے ایک طرف دینی علوم - علوم نبوت - کی حفاظت کی تو دوسری طرف ایسے علماءِ حق پیدا کئے جنہوں نے اس امت کی دینی، ایمانی اور اخلاقی تربیت فرمائی، اسی کی برکت ہے کہ آج شعائر اسلام زندہ ہیں، معروف اور منکر کا فرق واضح ہے اور دلوں میں ایمان کی حرارت باقی ہے۔

علماءِ حق کی ان برگزیدہ ہستیوں میں ہمارے شیخ محدث العصر علامہ محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ تعالیٰ تھے، جنہیں اکابر امت کا تلمذ اور رفاقت نصیب ہوئی اور اپنی پوری زندگی علومِ نبوت کی تعلیم وتدریس میں گزاری - فیا لہٗ من سعادۃ - ان کی زندگی کا مختصر خاکہ اگلے صفحات میں آرہا ہے۔

اس طویل تجربہ سے آپ کے دل میں ایک داعیہ پیدا ہوا کہ اگر اللہ تعالیٰ توفیق دے تو ایک ایسا علمی ادارہ قائم کروں جو منفرد خصوصیات کا حامل ہو اور جس سے باصلاحیت علماء ربانیین پیدا ہوں جو امت کی صحیح راہنمائی کرسکیں، اس داعیہ کو حضرت شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ

نے اپنے اس مقدمہ میں تفصیل سے بیان فرمایا ہے، جو آپ نے '' دلیل الجامعة '' کیلئے لکھا تھا۔

جامعہ کے ادارۂ تعلیم کی جانب سے جب عربی میں '' دلیل الجامعة '' طباعت کے لئے تیار ہوئی تو میں نے عرض کیا کہ آپ اس کا مقدمہ تحریر فرمادیں، چنانچہ وفات سے چند روز پہلے اسلام آباد روانہ ہوتے وقت وہ مقدمہ میرے حوالہ کردیا، جو آگے آرہا ہے۔

حضرت شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کی محنت کو اللہ تعالیٰ نے قبولیت بخشی اور ان کی زندگی میں اس جامعہ کی حیثیت ایک بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی کی ہوگئی، جہاں سے پاکستان اور بیرونِ پاکستان کے ہزاروں تشنگانِ علم فیض یاب ہوکر اپنے اپنے ملکوں اور علاقوں میں کام کرنے لگے۔

حضرت شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کی رحلت کے بعد ان کے جانشینوں کے دور میں اللہ تعالیٰ نے جامعہ کو مزید ترقی عطا فرمائی اور اس کی کراچی میں بہت سی شاخیں قائم ہوگئیں، جن میں مرکز سمیت اس وقت بارہ ہزار سے زائد طلبہ اور طالبات علم حاصل کررہے ہیں۔

جامعہ کا تعارف کئی بار چھپ چکا ہے، جس کے نسخے ختم ہوچکے ہیں، اب جامعہ کا ادارۂ تعلیم نئی معلومات کے ساتھ اس کی طباعت کا انتظام کررہا ہے، واللہ الموفق۔

عبدالرزاق اسکندر

مُحدّثُ العَصر
حضرۃ مولانا سید محمد یوسف البنوری قدس سرہ

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ کی ولادت بروز جمعرات ۶ ربیع الثانی ۱۳۲۶ھ بمطابق ۱۹۰۸ء کو ضلع مردان میں شیخ ملتون ٹاؤن کے مغرب میں واقع ''مہابت آباد'' نامی بستی میں ہوئی۔

آپ کا سلسلۂ نسب خاندانِ نقشبندیہ کے مشہور شیخ سید آدم بنوری رحمہ اللہ سے ملتا ہے جو حسب ذیل ہے: سید محمد یوسف بن سید محمد زکریا بن میر مزمل شاہ بن میر احمد شاہ بن میر موسیٰ بن غلام حبیب بن رحمت اللہ بن عبدالاحد بن حضرت محمد اولیاء بن سید محمد آدم بنوری، یہی سلسلۂ نسب حضرت سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما تک پہنچتا ہے، اس لئے آپ سادات میں سے حسینی کہلاتے ہیں۔

آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد صاحب اور ماموں صاحب سے حاصل کی، اس کے بعد پشاور، کابل اور ان کے مضافات میں متوسط درجات کی کتب کی تعلیم حاصل کی، اور آخر میں تکمیل کی غرض سے دارالعلوم دیوبند میں تقریباً دو سال تک وہاں کے ممتاز اساتذہ سے تلمذ حاصل کیا، دورۂ حدیث کی تکمیل جامعہ اسلامیہ ڈابھیل میں حضرت علامہ سید محمد انور شاہ کشمیری اور مولانا شبیر احمد عثمانی رحمہما اللہ سے کی، دونوں اکابر اساتذہ کے ہاتھوں آپ کی دستار بندی ہوئی، ڈابھیل سے فراغت کے بعد علامہ کشمیری رحمہ اللہ سے پہلے دیوبند میں پھر کشمیر میں معیت و استفادۂ خاصہ کا تعلق رہا اور بجا طور پر آپ کے قلب نے حضرت شاہ صاحب کے علوم کو اپنے اندر جذب کیا، خود فرماتے تھے بظاہر میں حضرت شاہ صاحب کے تلامذہ میں اقل استفادۂ ہوں لیکن شیخ سے عشق و محبت نے شیخ کے علوم سے مناسبت تامہ پیدا کردی تھی، حضرت بنوری کو علامہ کشمیری اور علامہ عثمانی کے علاوہ حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی اور علامہ محمد زاہد کوثری ؒ سے بھی اجازت حدیث اور استفادہ کا خصوصی تعلق تھا۔

تصوف اور تزکیہ میں جن مشائخ سے آپ نے کسب فیض کیا اُن میں حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی، حضرت مولانا حکیم الامت اشرف علی تھانوی، حضرت مولانا محمد شفیع الدین نگینوی مہاجرِ مکی اور حکیم الامت حضرت مولانا محمد زکریا سرفہرست ہیں۔

علوم عقلیہ اور نقلیہ سے فراغت کے کچھ عرصہ بعد ۱۹۳۷ء میں آپ مصر کے سفر پر گئے جہاں آپ کی زیرِ نگرانی ''نصب الرایہ'' اور ''فیض الباری'' جیسی بلند پایہ اور علمی تحقیقی کتابیں شائع ہوئیں۔ اسی سفر میں حرمین شریفین کی زیارت نصیب ہوئی اور وہاں کے علماء اور محدثین سے استفادہ اور افادہ کا موقع ملا۔

اس سفر کے بعد ڈابھیل میں چند سالوں تک شیخ الحدیث کے منصب پر فائز رہنے کے بعد تقسیمِ ہند کے موقع پر پاکستان آئے اور کچھ عرصہ دار العلوم الاسلامیہ ٹنڈ والہ یار میں شیخ التفسیر کے منصب پر علم دین کی نشر و اشاعت میں مصروف رہے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہاتھوں ایک عظیم الشان دینی مدرسے کی بنیاد رکھنی تھی، جس کے لئے داعیہ اور اسباب پیدا ہوئے چنانچہ کراچی میں چند احباب کی معیت میں جمشید روڈ پر ایک مدرسے کی بنیاد رکھی جسے بعد میں ''جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن'' کے نام سے دنیا میں شہرت ملی۔

قدرت نے آپ کو ان تمام نمایاں امتیازی خصوصیات، صفات وکمالات اور ملکات سے مالا مال فرمایا تھا جو کسی بھی دینی وعلمی میدان کی پیشوائی کے لیے مطلوب ہوتی ہیں، مثلاً توبہ وانابت، خوف وخشیت الٰہی، عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کی بدولت صفاء قلب ونور اذکار واوراد، عمل بالحدیث کا شوق وجذبہ، متون حدیث پر نظر، اصول حدیث کی مہارت، رجال اور طرق وعلل سے آگاہی، مذاہب اربعہ کے مراجع وماخذ، اصول فقہ وعلم الخلافیات سے واقفیت تامہ، عربیت میں پختگی، کلام وفلسفہ وحقائق پر نظر، وسعت وسرعت مطالعہ، قلم کی روانی وسلاست، خطابت وبیان میں جرأت کے ساتھ سنجیدگی اور وقار، بیدار مغزی وشدت احساس، وسعت فکر ونظر، اہتمام وانتظام، تنظیم وتدبیر کی اعلیٰ مثال اور اعلاء حق کے لیے اٹھنے والی ہر تحریک کے لیے قائدانہ اوصاف کے حامل تھے۔

آپ کی نمایاں ملّی اور دینی خدمات میں تحریکِ ختمِ نبوت کی امارت وقیادت میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے علاوہ فتنۂ پرویزیت کا تعاقب اور علمی محاسبہ شامل ہیں، اس کے ساتھ ساتھ اندرونِ وبیرونِ ملک کئی اداروں کے صدر یا رکن کی حیثیت سے خدمات انجام دیں، اُن میں سے چند مشہور اداروں کے نام یہ ہیں:

۱۔ رابطة العالم الاسلامی مکة المکرّمه (رکن)
۲۔ مجمع البحوث الاسلامیه قاہرہ، مصر (رکن)

۳- المجمع العلمی العربی جمہوریہ سوریہ، شام (رکن)

۴- مجلس علمی جنوبی افریقہ (نگران اعلیٰ)

۵- جمعیت علماء ہند (جنرل سیکریٹری)

۶- جمعیت علماء گجرات وبمبئی (صدر)

۷- جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل (شیخ الحدیث)

۸- مجلس دعوت وتحقیق اسلامی کراچی (صدر)

۹- دارالعلوم اسلامیہ ٹنڈو الہ یار (شیخ التفسیر)

۱۰- عالمی مجلس ختم نبوت (امیر)

۱۱- وفاق المدارس العربیہ پاکستان (بانی وصدر)

۱۲- انتخاب اساتذہ کمیٹی کراچی یونیورسٹی (رکن)

۱۳- اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان (رکن)

آپ کی تصنیفی وتعلیمی خدمات میں معارف السنن، بغیۃ الاریب فی مسائل القبلۃ والمحاریب، نفحۃ العنبر فی حیات الشیخ محمد انور، یتیمۃ البیان فی شیٔ من علوم القرآن کے علاوہ بعض دیگر تصانیف اور ایک درجن سے زائد علمی کتابوں پر مقدمات اور تعلیقات شامل ہیں جن میں عوارف المنن مقدمۃ معارف السنن، مقدمۃ فیض الباری، مقدمۃ نصب الرایۃ، مقدمۃ اوجز المسالک، مقدمۃ اللامع الدراری سرفہرست ہیں۔

حضرت بنوری رحمہ اللہ اپنے ضعف اور پیرانہ سالی کے باوجود ۱۳؍اکتوبر ۱۹۷۷ء کو اسلامی مشاورتی کونسل کے ایک اہم اجلاس میں شرکت کے لئے اسلام آباد تشریف لے گئے، وہاں طبیعت کے ناساز ہونے پر آپ کو فوراً سی ایم ایچ ہسپتال لے جایا گیا، دو دن ہسپتال میں رہنے کے دوران بروز سوموار سہ پہر کے قریب کلمہ طیبہ پڑھا اور وہاں پر موجود تیمارداروں کو سلام کرنے کے بعد قبلہ رو ہو کر اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ کی میت کراچی لائی گئی جہاں ہزاروں کی تعداد میں علماء، متوسلین، طلباء اور عوام الناس نے جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے احاطہ میں عارف باللہ حضرت ڈاکٹر عبدالحی عارفی رحمہ اللہ کی امامت میں آپ کی نماز جنازہ ادا کی اور جامعہ ہی کے احاطہ میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔

مُقدّمہ

از

بانی جامعہ محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ

الحمد للہ وکفیٰ، والصلاۃ والسلام علی سیدنا محمدن المصطفیٰ، وعلی الہ وصحبہ ما کفیٰ وشفیٰ، و علی من اتبع ہدیہ وھُداہ، ففاز بالحظ الأوفیٰ، أمّا بعد:

میں نے اپنی پوری زندگی دینی اداروں کے زیر سایہ یا تو بحیثیت طالب علم، علم کے حصول میں گزاری یا بحیثیت مدرس اور استاذ درس وتدریس میں۔

میری جوانی علماء کرام سے استفادہ میں گزری، خواہ وہ مسجدوں میں درس کی شکل میں ہو یا علمی اور دینی مدرسوں اور اداروں کی صورت میں، نیز مختلف علمی مراحل میں تعلیم کے فرائض انجام دیتا رہا اور مختلف دینی مناصب پر بھی فائز رہا، عقل کی پختگی اور تجربے کے بعد دینی مدارس میں تدریس کے دوران ان اداروں کی تعلیمی حالت پر غور وفکر کرتے ہوئے مجھے یہ خیال ہوتا تھا کہ اگر مستقبل میں مجھے کوئی دینی مدرسہ یا علمی ادارہ قائم کرنے کی توفیق ملی تو میں اس میں مندرجہ ذیل امور کا اہتمام کروں گا:

(۱) موجودہ رائج الوقت نصاب اور نظام تعلیم میں ایسی مناسب تبدیلیاں لانا جن سے ایسے علماء پیدا ہوں جو عصر حاضر میں اسلام کی صحیح خدمت کرسکیں۔

(۲) طلبہ کی ایسی دینی اور اخلاقی نگرانی ہو جس طرح اسباق اور نظام تعلیم میں ان کی نگرانی کی جاتی ہے۔

(۳) طلبہ کے افکار کی اصلاح کی جائے اور انہیں یہ باور کرایا جائے کہ دینی تعلیم حاصل کرنے کا مقصد یہ نہیں کہ سند حاصل کرکے سرکاری یا غیر سرکاری منصب حاصل کرلیا

جائے، خواہ وہ تدریس کی صورت میں ہو یا خطابت اور تصنیف وتالیف کی شکل میں، بلکہ اس کا مقصد صرف یہ ہے کہ دینی علوم میں کمال اور مہارت پیدا کی جائے تا کہ دین کی صحیح خدمت ہو سکے اور اپنے آپ کو دین کی خدمت کے لئے وقف کر سکے اور دین اور حق کی سربلندی کے لئے جان بھی قربان کر دے تا کہ علوم نبوت اور میراث نبوی ﷺ سے کچھ حصہ مل جائے، مال وجاہ، شہرت ومنصب، لوگوں کی تعریف اور ثنا مقصود نہ ہو بلکہ ان تمام مادی چیزوں سے برتر و بالا ہوتا کہ ان تمام انعامات کا مستحق بن سکے جن کا ذکر احادیث نبویہ میں وارد ہوا ہے، مثلاً: آخرت میں بلند درجات کا ملنا، اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہونا، فرشتوں، سمندر کی مچھلیوں اور ہر چیز کا اس کے لئے دعا کرنا وغیرہ۔

(۴) خدمت دین کی غرض سے طلبہ میں موجودہ دور کے مطابق لکھنے اور بولنے کی ایسی مہارت پیدا کی جائے جس سے سننے والوں کے دل میں ان کی بات کی قدر ومنزلت ہو۔

(۵) فصیح وبلیغ عربی زبان کے لکھنے اور بولنے کا ملکہ پیدا کیا جائے اس کے لئے ایسی کتابوں کا مطالعہ کرایا جائے جو اس سلسلہ میں معاون ثابت ہوں، اور بولنے اور تلفظ کی ایسی مشق کرائی جائے جس سے زبان کی کمزوریاں دور ہوں۔

(۶) طالبعلم کا تاریخ سے بھی لگاؤ ہو، خاص کر اسلامی علمی تاریخ سے، اس کے لئے اچھی کتابوں کا مطالعہ کرایا جائے، جیسے ابن قتیبہ کی ''المعارف''، ابن سید الناس کی ''عيون الشمائل'' اور ''السير''، ابن جوزی کی ''تلقيح فهوم الأثر''، ''مقدمة تاريخ ابن خلدون'' اور سخاوی کی ''الإعلان بالتوبيخ'' اور ان جیسی دوسری کتابیں۔

(۷) نصاب تعلیم میں ہر جماعت کے لئے تاریخ کی ایک مناسب کتاب رکھی جائے چاہے اسے پڑھایا جائے یا اس کا مطالعہ کرایا جائے لیکن اس میں امتحان ضرور لیا جائے۔

(۸) منطق اور فلسفہ کے بجائے نقلی علوم کا اہتمام زیادہ ہو، جیسے علوم قرآن، علوم حدیث، اصول حدیث، فقہ اور اصول فقہ۔

(۹) مروّجہ نصاب کے بعد مختلف علوم میں تخصص کے درجات کھولے جائیں، جیسے ''التخصّص فی الحديث، التخصّص فی الفقه الاسلامی، التخصّص فی الدعوة والارشاد'' وغیرہ تا کہ ہر طالب علم اپنے ذوق کے مطابق ان میں سے کسی تخصص میں داخلہ لے سکے، اس لئے کہ ہمتیں پست اور استعداد اتنی کمزور ہو چکی ہے کہ تمام علوم کا احاطہ کرنا مشکل ہے، اور علوم بھی کافی پھیل چکے ہیں، اس لئے تمام علوم میں مہارت حاصل کرنا ہر شخص

کے بس کی بات نہیں۔

(۱۰) ایسے نیک صالح علماء، اساتذہ اور مدرسین کا انتخاب کیا جائے جو اخلاص کے ساتھ تقویٰ سے بھی آراستہ ہوں اور کمال علمی کے ساتھ ان میں محنت، مشقت اور طلبہ کو فائدہ پہنچانے کا جذبہ بھی پایا جاتا ہو اور یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہو۔

اس قسم کے عظیم علمی کاموں کو وہی لوگ سرانجام دے سکتے ہیں جو خود بھی عظیم اور بلند شخصیت کے مالک ہوں، جن کے دل اخلاص اور یقین صادق سے معمور ہوں، جن کو علوم ومعارف میں مہارت کے ساتھ ساتھ اہل دل کی طویل صحبت نصیب ہوئی ہو اور ان کا رنگ ان پر چڑھ چکا ہو، استقامت اور عمل پیہم ان کی فطرت بن چکا ہو، تنگی، گھبراہٹ اور تھکن سے ناآشنا ہوں، حق کے لئے فنا ہوں، اپنے اوقات کی ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار ہوں اور ان کا مقصد نئی نسل کی ایسی تعلیم وتربیت ہو جس سے وہ عالم ربانی بن کر پورے عالم میں منارۂ ہدایت بن کر پھیل جائیں اور اللہ جل شانہ کی توفیق اور مدد سے ہر پیاسے کے لئے سیرابی اور ہر بیمار کے لئے شفا بن جائیں، یہ وہ خصوصیات ہیں جن کا مجھ جیسا شخص کیسے اہل ہوسکتا تھا، چنانچہ برسوں اس سلسلہ میں غور وفکر کرتا رہا، اسی دوران ذوالحجہ ۱۳۶۹ھ کے اواخر میں حج سے فراغت کے بعد میری رفیقۂ حیات نے مکہ مکرمہ میں ایک خواب دیکھا، جس کی تعبیر میں یہ سمجھا کہ عنقریب مجھے اس کام کے کرنے کی توفیق نصیب ہوگی جس کا میں آرزومند تھا۔

چنانچہ اس کام کو شروع کرنے سے پہلے میں نے مناسب سمجھا کہ اللہ تعالیٰ سے آہ وزاری کے ساتھ دعائیں اور ماثور استخارے کروں، اس مقصد کے لئے میں نے حج بیت اللہ کا ارادہ کیا تاکہ اس کی برکت سے مجھے توفیق نصیب ہو، الحمدللہ! اللہ تعالیٰ نے تمام مقامات مقدسہ اور مشاعر حج میں مجھے آہ وزاری اور دعا کی توفیق عطا فرمائی، پھر حرم نبوی میں حاضری ہوئی اور ایک ماہ سے زیادہ مدینہ منورہ میں قیام کیا، رو رو کر دعائیں کرتا رہا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرے دل کو اس کام کے لئے مطمئن کردیا، حج سے وطن واپس لوٹا، میرے سامنے کام کرنے کا راستہ نہایت مبہم اور غیر واضح تھا، مادی وسائل مفقود تھے، میں برابر سوچتا اور غور وفکر کرتا رہا، آخر کار ایک ایسے خطۂ زمین میں کام شروع کردیا جہاں نہ کوئی مکین تھا نہ مکان کہ جس میں بارش یا دھوپ کی تمازت سے بچنے کے لئے پناہ لے سکوں، نہ ضروریات پوری کرنے کی کوئی جگہ تھی، نہ راحت وآرام کی، اس سے قبل میں نے اخبارات میں ان فضلاء کے لئے جو درس نظامی سے فارغ ہوچکے ہوں، ''تکمیل'' کا درجہ کھولنے کا اعلان کیا تھا جس

میں قرآن کریم، سنت نبویہ، فقہ اسلامی اور عربی ادب جیسے علوم کی خصوصی تعلیم دینا مقصود تھا، میرے اس اعلان پر دس فضلاء نے لبیک کہی، چنانچہ ان دس فضلاء سے میں نے کام شروع کیا، میں اس تفصیل میں جانا نہیں چاہتا کہ اس سلسلہ میں ہمیں کن پریشانیوں اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑا اور اللہ تعالیٰ نے کس طرح ہمیں صبر و استقامت کی دولت سے نوازا۔

بہر حال ہمارے اس کام کی ابتداء نہایت سادگی اور معمولی حیثیت سے ہوئی لیکن اللہ تعالیٰ نے تھوڑے ہی عرصہ میں اسے ترقی عنایت فرمائی اور سال بسال ہم تعلیمی اور تعمیری، دونوں میدانوں میں آگے بڑھتے رہے، جو محض اللہ تعالیٰ ہی کا فضل و کرم تھا۔

یہاں ایک قابل ذکر بات یہ ہے کہ یہ علمی ادارہ اپنے خصائص کے اعتبار سے اگرچہ ایک علمی یونیورسٹی کی حیثیت رکھتا ہے لیکن میں نے پروپیگنڈے اور شہرت سے دور رہنے کے لئے تواضعاً ابتداء میں اس کا نام ''المدرسۃ العربیۃ'' رکھا، اگر بغیر نام کے کام کرنا ممکن ہوتا تو میں یہ نام بھی نہ رکھتا، بعد میں معلوم ہوا کہ کراچی میں اس نام سے ایک اور مدرسہ بھی ہے جسے کویت کی حکومت چلا رہی ہے جس کی وجہ سے ڈاک وغیرہ میں خلل پڑتا تھا، اس لئے میں نے اس کے ساتھ ''الاسلامیۃ'' کا لفظ بڑھایا اور اس کا نام "المدرسة العربية الاسلامية" ہوگیا۔

میری خواہش یہ تھی کہ یہ نام باقی رہے، اس میں تواضع بھی ہے اور اپنی قدیم تاریخ سے تعلق بھی، کیونکہ اسلامی تاریخ مدرسہ اور مدارس کی اصطلاحات سے بھری پڑی ہے، میں نئے ناموں اور نئی اصطلاحات سے بچنا چاہتا تھا، جو زیادہ تر مغرب کی اجنبی زبانوں سے لی گئی ہیں، چنانچہ بیس سال سے زیادہ اس ادارے کا یہی نام باقی رہا، لیکن ملکی اور غیر ملکی کچھ ایسے عوامل پیش آئے جن سے مجبور ہوکر اس کا نام بدلنا پڑا اور اس کا نیا نام "جامعة العلوم الاسلامية" رکھا گیا۔ آئندہ صفحات میں اس جامعہ کا مختصر تعارف ہے جسے جامعہ کا ''ادارۃ التعلیم'' پیش کر رہا ہے۔

محمد یوسف بنوری

جَامِعَةُ العُلُومِ الإسلَامِيَّةِ

علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاة والسّلام على أفضل الأنبياء والمرسلين، وعلى اله وصحبه أجمعين.

''جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی'' ایک غیر سرکاری، دینی اور علمی ادارہ ہے جو اپنے نصاب تعلیم، نظم ونسق اور تربیت کے اعتبار سے ایک امتیازی حیثیت رکھتا ہے، ذیل میں اختصار کے ساتھ اس جامعہ کی تاریخِ تاسیس، نظام تعلیم وتربیت اور مختلف شعبہ جات کا تعارف پیش کیا جارہا ہے۔

جامعہ کی تاسیس

محرم الحرام ۱۳۷۴ھ مطابق ۱۹۵۴ء میں محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ نے اس جامعہ کی بنیاد ''علامہ بنوری ٹاؤن'' (سابق نیو ٹاؤن) کراچی کی جامع مسجد میں اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے رکھی، اس وقت جامعہ کی نہ تو کوئی عمارت تھی اور نہ ہی سردست اس کے اسباب ووسائل مہیا تھے، جامعہ کی موجودہ عمارتوں کی جگہ کانٹے دار جھاڑیوں، گڑھوں اور پتھروں سے بھری ہوئی تھی، طلبہ مسجد ہی میں پڑھتے تھے اور وہیں رہتے تھے، رہائش کے لیے نہ کوئی کمرہ تھا، نہ ہی تعلیم کے لیے کوئی درسگاہ تھی۔

حضرت علامہ مولانا محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ نے مدارس عربیہ کے فارغ التحصیل دس فضلاء سے کام شروع کیا اور ان کے لئے اسلامی علوم میں تکمیل کا درجہ قائم کیا اور اپنے ایک دوست سے قرض لے کر طلبہ کو ماہوار وظیفہ اور اساتذۂ کرام کو تنخواہیں تقسیم کیں، اس کام کی ابتداء میں حضرت بنوری رحمہ اللہ کو بے شمار مشکلات کا سامنا کرنا پڑا

جنہیں آپ نے نہایت صبر و تحمل سے برداشت کیا، جو علماء حق کا ہمیشہ سے شیوہ رہا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم اور آپ کے صبر اور اخلاص کی برکت سے ان تمام مشکلات اور رکاوٹوں کو رفتہ رفتہ دور فرمادیا اور آپ کے کام میں برکت ڈال دی، آپ نے درسگاہوں اور دار الاقامہ کے لئے ایک ایک دو دو کمرے بنانا شروع کئے، یہاں تک کہ حضرت کے دور ہی میں تین عمارتیں بن گئیں اور کچھ عرصہ بعد درجۂ تکمیل کے علاوہ جامعہ میں دوسرے درجات کا آغاز بھی کردیا گیا جن کا مفصل تذکرہ آگے آرہا ہے۔

محدث العصر حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ تعالیٰ بین الاقوامی علمی شخصیت کے حامل تھے، اللہ تعالیٰ نے ان کو بے پناہ صلاحیتوں اور عظیم اخلاص سے نوازا تھا جس کی بدولت دیکھتے ہی دیکھتے آپ کا یہ علمی ادارہ بین الاقوامی جامعہ کی حیثیت اختیار کرگیا، اور اس میں پاکستان کے ہر گوشہ کے علاوہ پاکستان سے باہر تمام براعظموں سے علم دین کے پیاسے علم حاصل کرنے کے لئے آنے لگے، اور یوں اللہ تعالیٰ نے حضرت بنوری رحمہ اللہ کی زندگی ہی میں جامعہ کو علمی اور انتظامی لحاظ سے ایک مثالی ادارہ بنادیا۔ فللّٰہ الحمد علی ذلک۔

جامعہ کے اغراض و مقاصد

- جامعہ کا اہم مقصد ایسے علماء و فضلاء اور اسلام کے داعی تیار کرنا ہے جو کمال علم کے ساتھ تقویٰ، للّٰہیت اور اخلاص کے زیور سے آراستہ ہوں، جن کا مقصد اساسی دین اسلام کی حفاظت، اس کی نشر و اشاعت اور امت مسلمہ کی صراط مستقیم کی طرف راہنمائی ہو۔
- دوسری جامعات، مدارس اور علمی اداروں کے ساتھ روابط پیدا کرنا اور علمی، تدریسی اور تجرباتی میدان میں ان سے تعاون کرنا۔
- نئی نسل کو مذہب سے قریب کرنا اور دینی اقدار اور اسلامی آداب و ثقافت سے روشناس کرانا۔
- مسلمان عوام کی اصلاح و راہنمائی اور انہیں ملحدانہ افکار و باطل نظریات سے بچانے کے لیے علمی و تصنیفی کام کرنا۔
- عربی کی اہم اور مفید کتابوں کا اردو اور اسی طرح اردو کی اہم اور مفید کتابوں کا عربی میں ترجمہ کرکے ان کی طباعت کا انتظام کرنا۔

جامعہ کا نظم ونسق

جامعہ کے بانی حضرت علامہ بنوری رحمہ اللہ کی دو مجلس شوریٰ تھیں، ایک خاص اور دوسری عام، ''مجلس خاص'' جامعہ کے منتخب اساتذہ پر مشتمل تھی، جن سے جامعہ کے خاص انتظامی امور میں آپ مشورہ فرماتے تھے، اور ''مجلس عام'' میں جامعہ کے تمام اساتذہ شامل تھے، اس مجلس میں علمی اور درسی امور کے متعلق مشورہ ہوتا تھا۔

حضرت اقدس مولانا بنوری نور اللہ مرقدہ کی وفات (۳ ذوالقعدۃ ۱۳۹۷ھ بمطابق ۱۷/اکتوبر ۱۹۷۷ء) کے تین دن بعد جامعہ کی شوریٰ کا اجلاس ہوا اور تمام ارکان نے مولانا مفتی احمد الرحمٰن رحمہ اللہ (جن کو حضرت مولانا نور اللہ مرقدہ نے اپنی حیات مبارکہ کے آواخر میں حیاً ومیتاً اپنا نائب مقرر فرمایا تھا) کو جامعہ کا مہتمم اور حضرت مولانا ڈاکٹر محمد حبیب اللہ مختار رحمہ اللہ کو نائب مہتمم مقرر کیا۔

مولانا مفتی احمد الرحمٰن رحمہ اللہ نے جامعہ کا اہتمام اور نظم ونسق خیر وخوبی سے چلایا اور اپنے اکابرؒ کے منشا اور ان کی امیدوں کے مطابق جامعہ کو ترقی دی، الحمدللہ! اس کی کئی شاخیں قائم ہوئیں، جن کی تفصیل عنقریب آجائے گی، اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور درجات بلند فرمائے، علم اور اہل علم کی طرف سے انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

مولانا مفتی احمد الرحمٰن رحمہ اللہ کی وفات (۱۴/رجب ۱۴۱۱ھ بمطابق ۲۱ جنوری ۱۹۹۱ء) کے بعد جامعہ کی مجلس شوریٰ اور اساتذہ کا اجتماع منعقد ہوا اور ارکان مجلس نے بالاتفاق مولانا ڈاکٹر محمد حبیب اللہ مختار صاحب رحمہ اللہ کو جامعہ کا مہتمم اور مولانا سید محمد بنوری رحمہ اللہ کو نائب مہتمم مقرر کیا۔

۲/رجب المرجب ۱۴۱۸ھ بمطابق ۲ نومبر ۱۹۹۷ء کو حضرت مولانا ڈاکٹر محمد حبیب اللہ مختار شہید رحمہ اللہ کی مظلومانہ شہادت کا سانحۂ فاجعہ پیش آیا تو حسب معمول جامعہ کی عمومی شوریٰ (جس میں جامعہ اور شاخہائے جامعہ کے تمام اساتذہ شامل تھے) میں اتفاق رائے سے حضرت بنوری رحمہ اللہ کے رفیق سفر وحضر اور قابل فخر شاگرد حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب دامت برکاتہم کو جامعہ کا مہتمم مقرر کیا گیا اور حضرت مولانا سید محمد بنوری رحمہ اللہ کو نائب مہتمم کے عہدہ پر بدستور برقرار رکھا، پھر ۱۴۱۹ھ بمطابق ۱۹۹۸ء کو جب مولانا سید محمد بنوری رحمہ اللہ کی وفات کا سانحہ پیش آیا تو جامعہ کی مجلس شوریٰ

نے حضرت بنوری رحمہ اللہ کے صاحبزادے مولانا سید سلیمان یوسف بنوری حفظہ اللہ کو جامعہ کا نائب مہتمم مقرر کیا۔

جامعہ کا ٹرسٹ

جامعہ علوم اسلامیہ کا باقاعدہ ایک ٹرسٹ ہے جو جامعہ اور اس کے مختلف شعبوں کی نگرانی اور انتظام کرتا ہے اور حکومت سے رجسٹرڈ شدہ ہے اس کا رجسٹریشن نمبر ADDL/17/23 ہے۔

ٹرسٹ کے ممبران

۱۔ مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب	صدر
۲۔ مولانا سید سلیمان یوسف بنوری صاحب	نائب صدر
۳۔ مولانا امداداللہ یوسف زئی صاحب	جنرل سیکریٹری
۴۔ مولانا سعید خان صاحب	جوائنٹ سیکریٹری
۵۔ مولانا محمد عاصم زکی صاحب	خزانچی
۶۔ مولانا محمد انور بدخشانی صاحب	ٹرسٹی
۷۔ مولانا احمد یوسف بنوری صاحب	ٹرسٹی
۸۔ جناب حافظ فیروزالدین صاحب	ٹرسٹی
۹۔ جناب حاجی بشیر احمد صاحب	ٹرسٹی
۱۰۔ جناب حاجی رحمت اللہ صاحب	ٹرسٹی
۱۱۔ جناب حاجی مسعود پاریکھ صاحب	ٹرسٹی

مجلس شوریٰ

جامعہ کے بانی رحمہ اللہ نے جامعہ کے انتظامی امور کی بنیاد شوریٰ پر رکھی تھی، الحمدللہ! اب بھی جامعہ کا انتظامی ڈھانچہ انہی خطوط پر استوار ہے، بلکہ جامعہ چونکہ اب کئی شاخوں پر محیط ہے اس لئے جامعہ کی عمومی مجلس شوریٰ میں تمام شاخوں کے اساتذہ شامل ہیں، سال میں متعدد بار تعلیمی سال کی ابتداء، سہ ماہی، ششماہی اور سالانہ امتحانات کی مناسبت سے اجتماعات ہوتے ہیں اور جامعہ کے انتظامی و تعلیمی امور پر قیمتی آراء و تجاویز زیر غور لائی جاتی ہیں، جبکہ خصوصی مجلس شوریٰ میں حضرت بانی رحمہ اللہ کے طریق کار کے مطابق منتخب اساتذہ کرام شامل ہیں، جو جامعہ کے خاص انتظامی امور کی نگرانی و راہنمائی کا فریضہ انجام دیتے ہیں، اس مجلس میں مہتمم، نائب مہتمم، ناظم تعلیمات اور شیخ الحدیث کے علاوہ منتخب اساتذہ کرام کے نام شامل ہیں جن کے اسماء گرامی کی فہرست مندرجہ ذیل ہے:

۱۔ مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب	مہتمم و شیخ الحدیث
۲۔ مولانا سید سلیمان یوسف بنوری صاحب	نائب مہتمم

۳۔ مولانا امداد اللہ یوسف زئی صاحب	ناظم تعلیمات
۴۔ مولانا محمد انور بدخشانی صاحب	استاذ حدیث
۵۔ مولانا ڈاکٹر عبدالحلیم چشتی صاحب	مشرف تخصص فی الحدیث
۶۔ مولانا قاری مفتاح اللہ صاحب	استاذ حدیث
۷۔ مولانا محمد زیب صاحب	استاذ حدیث
۸۔ مولانا عبدالرؤف غزنوی صاحب	استاذ حدیث
۹۔ مولانا محمد عاصم زکی صاحب	استاذ حدیث
۱۰۔ مولانا محمد سالک ربانی صاحب	استاذ حدیث
۱۱۔ مولانا محب اللہ صاحب	استاذ حدیث
۱۲۔ مولانا مفتی رفیق احمد صاحب	استاذ
۱۳۔ مولانا سعید خان صاحب	استاذ

مجلس تعلیمی

جامعہ کی ایک مجلس تعلیمی ہے جو جامعہ کے تجربہ کار اساتذہ پر مشتمل ہے، جن کا کام جامعہ کے نصاب تعلیم میں مفید اصلاحات، امتحانات کا انتظام اور دیگر تعلیمی امور کی نگرانی کرنا ہے، موجودہ مجلس تعلیمی کے اراکین کے اسماء گرامی یہ ہیں:

۱۔ مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب	مہتمم وشیخ الحدیث
۲۔ مولانا سید سلیمان یوسف بنوری صاحب	نائب مہتمم
۳۔ مولانا امداد اللہ یوسف زئی صاحب	ناظم تعلیمات
۴۔ مولانا محمد انور بدخشانی صاحب	استاذ حدیث
۵۔ مولانا ڈاکٹر عبدالحلیم چشتی صاحب	مشرف تخصص فی الحدیث
۶۔ مولانا قاری مفتاح اللہ صاحب	استاذ حدیث
۷۔ مولانا عبدالرؤف غزنوی صاحب	استاذ حدیث
۸۔ مولانا محمد سالک ربانی صاحب	استاذ حدیث
۹۔ مولانا محب اللہ صاحب	استاذ حدیث
۱۰۔ مولانا مفتی رفیق احمد صاحب	استاذ
۱۱۔ مولانا سعید خان صاحب	استاذ

اساتذۂ کرام

حضرت مولانا بنوری رحمہ اللہ کی ہمیشہ یہ کوشش رہتی تھی کہ جامعہ کے لئے باکمال، تجربہ کار اور مخلص اساتذۂ کرام کا انتخاب ہو، نیز اساتذۂ کرام کو ہمیشہ یہ نصیحت فرمایا کرتے تھے کہ ہر استاذ اپنے آپ کو جامعہ کا ملازم نہیں بلکہ ذمہ دار سمجھے، فرماتے کہ ہم سب اس ذمہ داری میں برابر کے شریک ہیں کیونکہ مجلس شوریٰ یا مجلس تعلیمی کی تشکیل محض انتظامی مجبوری کے تحت ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ دوسرے اساتذۂ کرام پر کسی قسم کی انتظامی، تربیتی یا اخلاقی ذمہ داری ہے ہی نہیں بلکہ عہدیدار اور غیر عہدیدار سب ہی ہر معاملہ میں اپنے آپ کو ذمہ دار اور مسئول سمجھیں، چنانچہ آپ کے ساتھ ایسے اساتذۂ کرام اور رفقاء جمع ہو گئے جنہوں نے اپنے آپ کو علم اور اس جامعہ کی خدمت کے لئے وقف کر رکھا تھا۔

جامعہ کے مختلف شعبوں میں امسال (۱۴۳۶ھ - ۲۰۱۵ء) اساتذہ اور مدرسین کی تعداد تقریباً ۳۵۰ تک پہنچ گئی ہے، جس میں حسب ضرورت اضافہ ہوتا رہتا ہے، دیگر عملہ اس کے علاوہ ہے جس کی تعداد تقریباً ۱۹۰ ہے، ان اساتذہ میں اکثریت ان حضرات کی ہے جو جامعہ کے فضلاء ہیں جبکہ ان کے علاوہ بعض وہ علماء کرام ہیں جو ہندو پاک کے بڑے دینی اداروں کے سند یافتہ ہیں، بعض کے پاس سعودی عرب، مصر اور پاکستان کی مختلف یونیورسٹیوں سے ڈاکٹریٹ کی ڈگریاں بھی ہیں اور ان میں بعض مختلف علمی تصانیف کے مصنف بھی ہیں۔

طلبہ کی تعداد

جامعہ میں اس وقت (۱۴۳۶ھ) دس ہزار (۱۰۰۰۰) سے زائد طلبہ وطالبات تعلیم حاصل کر رہے ہیں جن میں پاکستانی طلبہ کے علاوہ بیرون ممالک کے طلبہ بھی ہیں۔

بیرونی طلبہ

جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے کہ حضرت مولانا بنوری رحمہ اللہ کی علمی اور بین الاقوامی شخصیت کی بناء پر جامعہ ایک عالمی ادارہ کی حیثیت اختیار کر چکا تھا اسی لئے اس کے ابتدائی

دور میں ہی بیرونی ممالک کے طلبہ تعلیم کے لئے جامعہ میں داخلہ لینے لگے، چنانچہ اس وقت تک جن ملکوں کے طلبہ تعلیم حاصل کر کے جا چکے یا زیر تعلیم ہیں ان کی تعداد ساٹھ سے زیادہ ہے، ذیل میں ان ملکوں کے نام درج کئے جاتے ہیں:

سعودی عرب	اردن	شام	تیونس
الجزائر	مراکش	یمن	مسقط
متحدہ عرب امارات	مالی	مصر	سوڈان
نائیجیریا	فیجی	زمبیا	زمبابوے
یوگنڈا	موزمبیق	کینیا	تنزانیہ
جنوبی افریقہ	موریشس	جزر القمر	صومال
ایتھوپیا	بینین	کیمرون	بورکینافاسو
مڈغاسکر	افغانستان	ملاوی	نیجر
آسٹریلیا	مغربی جرمنی	ھالینڈ	نیوزی لینڈ
فرانس	انگلینڈ	امریکہ	ترکی
ری یونین	کرغزستان	ازبکستان	تاجکستان
قازقستان	چین	ایران	ھندوستان
بنگلہ دیش	برما	سری لنکا	نیپال
پرتگال	فلپائن	جاپان	ھانگ کانگ
سنگاپور	تھائی لینڈ	ملائیشیا	انڈونیشیا

سوازی لینڈ وغیرہ

جامعہ کا نظام تعلیم

داخلہ

داخلہ کے سلسلے میں ایک لازمی اصول یہ ہے کہ جامعہ میں ایسے طالب علم داخل ہوں جو دینی مزاج اور مطلوبہ علمی استعداد رکھتے ہوں، اس لیے داخلہ کے لیے امتحانِ داخلہ لازمی شرط ہے۔

جامعہ کے تعلیمی سال کا آغاز شوال المکرم کے پہلے عشرے میں ہوتا ہے، عموماً چھ یا سات شوال کو نئے داخلوں کی تاریخ، تفصیل اور طریقہ کار کا اعلان کیا جاتا ہے۔

شرائط داخلہ

- کسی بھی درجے میں داخلہ کے لیے آنے والا طالب علم سابقہ درجہ کے کوائف بالخصوص وفاق المدارس العربیہ کی سندات اور کشف الحضور وغیرہ پیش کرنے کا پابند ہوتا ہے۔
- طلبہ کی تربیت پر جامعہ میں پوری توجہ دی جاتی ہے اس لیے طالب علم کے لیے ضروری ہے کہ جامعہ کے ان قواعد وضوابط کی پابندی کرے جو آگے آرہے ہیں۔
- بنیادی طور پر یہ ضروری ہے کہ طالب علم صحیح العقیدہ مسلمان ہو، اتباع سنت اور اسلاف کا طرز فکر وعمل اس کا شیوہ ہو۔
- درجات کتب میں داخلہ کے لیے طالب علم کی عمر کم از کم ۱۰ سال ہونی چاہیے جبکہ حفظ وناظرہ میں اس سے کم عمر کے طلبہ کو بھی داخلہ دیا جاتا ہے۔
- داخلہ کے لیے عموماً مڈل یا میٹرک پاس طلبہ آتے ہیں چنانچہ ایسے طلبہ کو اسکول سے حاصل شدہ سند کی بنیاد پر درجہ اولیٰ کے لیے امتحان داخلہ میں

شامل کیا جاتا ہے۔

- جو طلبہ ابتداء ہی سے (اسکول پڑھے بغیر) جامعہ کا رخ کرتے ہیں ان کے لیے درجہ اولی میں داخلے کے لیے ضروری ہے کہ وہ پہلے وفاق المدارس العربیہ کے نصاب کے مطابق مڈل تک کا نصاب پڑھیں جسے ''متوسطہ'' یا ''اعدادیہ'' کہا جاتا ہے۔

بیرون کے طلبہ کے لئے شرائط داخلہ

جامعہ کے دروازے روز اول سے دنیا کے ان طلبہ کے لئے کھلے ہوئے ہیں جو یہ چاہتے ہیں کہ علم دین حاصل کر کے اپنے اپنے ملکوں میں جا کر اسے دوسروں تک پہنچائیں اور معاشرہ کی تعمیر و اصلاح میں اپنا بھرپور کردار ادا کریں، ایسے طلبہ کے لئے سابقہ شرائط کے علاوہ مندرجہ ذیل امور بھی لازمی ہیں:

- قرآن کریم ''ناظرہ'' پڑھ چکا ہو اور تھوڑی بہت عربی زبان جانتا ہو یا سمجھ سکتا ہو۔
- جامعہ میں عربی اور اردو میں تعلیم دی جاتی ہے، اس لئے طالب علم کی دونوں زبانوں سے کچھ نہ کچھ مناسبت ضروری ہے۔
- طالب علم کے لئے ضروری ہے کہ اپنے ملک میں موجود پاکستانی سفارت خانے سے تعلیمی ویزا حاصل کرے، سیاحت یا کسی اور قسم کے ویزے پر داخلہ نہیں دیا جاتا۔
- آمد و رفت کے اخراجات کا طالب علم خود ذمہ دار ہوتا ہے، البتہ مستحق طلبہ کو داخلہ کے بعد تعلیم، کتب، علاج، کھانے پینے اور جامعہ کے اندر رہائش کی سہولتیں مفت مہیا کی جاتی ہیں۔

داخلہ کا طریقۂ کار

کسی بھی درجہ میں داخلہ کے خواہش مند طالب علم کو مطلوبہ درجہ میں داخلہ کے لیے سابقہ درجہ کا امتحان دینا ضروری ہے، صرف امتحان میں کامیابی پر داخلہ نہیں ملتا بلکہ جہاں تعلیمی استعداد کی چھان بین ہوتی ہے وہاں طالب علم

کے ذہنی وفکری رجحان کا جائزہ بھی لیا جاتا ہے جس کا بنیادی مقصد یہ ہوتا ہے کہ جامعہ میں داخلہ لینے والے طالب علم کا ذہن وفکر کہیں غیر علمی امور میں مشغول تو نہیں!

داخلہ کے طریقۂ کار میں حسب ضرورت قدرے ردوبدل ہوتا رہتا ہے، تاہم عام طور پر داخلہ کا طریقۂ کار درج ذیل ہے۔

داخلہ کا امتحان اور جائزہ تین مراحل پر مشتمل ہوتا ہے:

- پہلے مرحلہ میں طالب علم سے ناظرۂ قرآن کریم، نماز اور دعاؤں کا شفوی جائزہ لیا جاتا ہے اس میں کامیاب ہونے والے طالب علم کی درخواستِ داخلہ اگلے مرحلہ کے لیے قبول کی جاتی ہے۔
- پہلے مرحلہ میں کامیاب امیدواروں کا مطلوبہ درجہ کے لیے تحریری امتحان لیا جاتا ہے۔
- تیسرے مرحلہ میں تحریری امتحان میں کامیاب ہونے والے طلبہ کا تقریری امتحان لیا جاتا ہے جس میں سابقہ درجہ کی تمام یا منتخب کتب کا امتحان لیا جاتا ہے۔

اس مرحلہ میں کامیاب ہونے والے امیدوار طالب علم کو داخلہ فارم دیا جاتا ہے جس پر دفتری کاروائی کے بعد اس طالب علم کا داخلہ مکمل ہوکر اسے "**بطاقة القبول**" دیا جاتا ہے اور رجسٹر داخلہ میں اس کے نام کا اندراج ہوتا ہے۔

واضح رہے کہ جامعہ اور اس کی تمام شاخوں میں داخلہ مرکز ہی سے ہوتا ہے۔

اوقات تعلیم

درجات کتب میں صبح چار گھنٹے اور ظہر کے بعد دو گھنٹے تعلیم ہوتی ہے، درمیان میں کھانے، آرام اور نماز کا وقفہ ہوتا ہے، جبکہ حفظ کی کلاسیں ان دو مذکورہ اوقات کے علاوہ مغرب سے عشاء تک بھی لگتی ہیں۔

اس کے علاوہ درجات کتب کے طلبہ کے لیے مغرب سے لے کر کم از کم رات

ساڑھے دس بجے تک اساتذہ کی نگرانی میں تکرار ومطالعہ کا نظام بنا ہوا ہے، جبکہ درجات متوسطہ اور شعبہ بنات کے تعلیمی اوقات صبح آٹھ بجے سے ایک بجے تک ہیں۔

تعلیمی دورانیہ اور تعطیلات

جامعہ میں تعلیمی دورانیہ تقریبا دس ماہ پر مشتمل ہے جو نصف شوال سے شروع ہوکر اوائل شعبان پر ختم ہوتا ہے سالانہ تعطیلات دو ماہ ہوتی ہیں، عید الاضحی کے موقع پر بھی دس روز کی تعطیل ہوتی ہے جبکہ ہفتہ وار چھٹی جمعہ کو ہوتی ہے۔

طلبہ کی کفالت اور وظائف

جامعہ کے تمام شعبوں میں تعلیم مفت دی جاتی ہے، طلبہ سے تعلیمی، رہائشی یا کسی اور قسم کی کوئی فیس نہیں لی جاتی جبکہ نصاب کی کتابیں طلبہ کو عاریۃً دی جاتی ہیں، مستحق طلبہ کو وظیفہ، کھانا، علاج اور دیگر ضروریات بھی مہیا کی جاتی ہیں، جسے اللہ تعالی محض اپنے فضل وکرم اور نیک بندوں کے تعاون کے ذریعہ پورا فرماتے ہیں۔

دارالاقامہ

- جامعہ میں طلبہ کی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی اور اخلاقی تربیت پر بھی خاص توجہ دی جاتی ہے، جس کے لئے ضروری ہے کہ طالب علم چوبیس گھنٹے جامعہ کے ماحول میں گزارے، اس مقصد کے لئے جامعہ نے دارالاقامہ کا انتظام کیا ہے، چنانچہ جامعہ اور اس کی شاخوں میں طلبہ کی رہائش کے لیے کئی عمارتیں موجود ہیں جن میں سے ایک عمارت غیر ملکی طلبہ کے لئے بھی مختص ہے، ان عمارتوں میں بجلی، پانی، پنکھے، گیس کے چولہے، گیزر اور ٹھنڈے پانی کے کولر جیسی ضروریات موجود ہیں اور ملکی اور غیر ملکی طلبہ کے لئے الگ الگ مطبخ (باورچی خانہ) اور مطعم (کھانے کا ہال) ہیں جہاں وہ مل بیٹھ کر کھانا کھاتے ہیں۔
- دارالاقامہ میں مقیم طلبہ کی نگرانی اور دیکھ بھال کے لیے اساتذہ مقرر

ہیں جو تعلیمی اوقات کے علاوہ بھی ان کی تربیت کا اہتمام کرتے ہیں، رات کو کسی بھی وقت ان کی حاضری بھی لے لیتے ہیں، صبح اور دوپہر میں قیلولے کے بعد انہیں نماز کے لئے جگاتے ہیں، اگر کوئی طالب علم بیمار ہوجائے تو اس کے فوری علاج معالجے کا انتظام کرتے ہیں۔

دارالاقامہ کے کھلنے اور بند ہونے کے اوقات مقرر ہیں، اسی طرح اس کو صاف ستھرا رکھنے کے لیے ایک نظام بنایا گیا ہے جس کی نگرانی ناظم دارالاقامہ کرتے ہیں۔

جامعہ میں کثیر تعداد میں وہ طلبہ بھی پڑھتے ہیں جن کی رہائش کراچی میں ہے، ایسے طلبہ صرف تعلیم اور مطالعہ کے اوقات تک جامعہ میں رہتے ہیں، اس کے بعد وہ اپنے اپنے گھروں کو چلے جاتے ہیں۔

طلبہ اوران کے سرپرستوں کے لئے

ضروری ہدایات اور قواعد وضوابط

۱- ہر طالب علم کی اہل سنت والجماعت کے مسلک حق سے مکمل وابستگی ضروری ہے، جمہور علماء اور خصوصاً جامعہ کے اسلاف کے فکر وعمل سے مکمل مطابقت اور ہم آہنگی رکھے اور اس سے کسی بھی قسم کا انحراف نہ کرے۔

۲- نماز باجماعت کی پابندی ہر طالب علم کے لئے انتہائی ضروری ہے، ترک جماعت کے لئے کوئی غیر شرعی عذر مسموع نہ ہوگا۔

۳- اساتذہ جامعہ سے عقیدت ومحبت اور دل سے ان کی عزت واحترام تحصیل علم اور استفادہ کی اولین شرط ہے، لہٰذا ہر طالب علم کا فرض ہے کہ وہ تمام اساتذہ کا انتہائی احترام کریں اور ان سے قلبی وابستگی پیدا کرے، اگرچہ وہ براہ راست اس کے استاذ نہ ہوں۔

۴- ہر طالب علم کے لئے اخلاق واعمال، صورت وسیرت، وضع قطع اور لباس میں صلحاء امت کی اتباع ضروری ہے، سگریٹ پینا، انگریزی بال رکھنا، داڑھی منڈانا یا خلاف شرع کٹانا قطعاً ممنوع ہے، اپنے ساتھیوں یا ملازمین جامعہ سے لڑنا جھگڑنا، بدکلامی یا بداخلاقی سے پیش آنا، ایک دوسرے کی چغلی، عیب جوئی، غیبت، مذاق اڑانا، بیہودہ مذاق کرنا بدترین عیوب ہیں، ان سے اجتناب کرنا ہر طالب علم کا فرض ہے۔

۵- ہر طالب علم کو اپنی شکایات اور ضروریات منتظمین اور اساتذہ کے سامنے پیش کرنی چاہئیں، اگر کوئی ساتھی زیادتی کرے تو خود جواب دینے اور بدلہ لینے کی کوشش ہرگز نہ کرے، بلکہ ناظمین اور اساتذہ کرام کے سامنے پیش کر کے چارہ جوئی کرے۔

۶- سبق سے غیر حاضری جرم ہے اور ناقابل تلافی نقصان کا باعث ہے، ایسی شدید ضرورت میں جو سبق قضا کئے بغیر نہ پوری کی جاسکے، خود چھٹی کی درخواست دفتر کو

دینا ضروری ہے، کسی کے ہاتھ درخواست بھیجنا یا فون پر اطلاع کر دینا ہرگز کافی نہ ہوگا اسی طرح بیماری کی درخواست اس وقت منظور ہوگی جب سبق میں شرکت ناممکن یا زیادتی مرض کی موجب ہو، دارالاقامہ میں رہنے والے طلبہ کی درخواست اس وقت تک منظور نہ ہوگی جب تک ناظم دارالاقامہ کے دستخط نہ ہوں، باہر رہنے والے طلبہ کو اپنے سرپرست اور پھر کلاس کے نگران استاذ سے دستخط کرا کر درخواست پیش کرنا ہوگی۔

۷- جو طالب علم مطالعہ اور تکرار میں کوتاہی کرے گا، تنبیہ کے بعد بھی اگر باز نہ آیا تو اس کو سزا دی جائے گی۔

۸- طلبہ کے لئے سیاست، جلسہ، جلوس وغیرہ میں شرکت ممنوع ہے، جو طالب علم کسی سیاسی جماعت یا غیر تعلیمی سرگرمی میں ملوث پایا گیا، اسے خارج کر دیا جائے گا۔

۹- چونکہ جامعہ طلبہ کی تمام تر ضروریات کی کفالت کرتا ہے اس لئے طلبہ کا فرض ہے کہ وہ اپنا تمامتر وقت یکسوئی کے ساتھ تحصیل علم میں صرف کریں اور اپنی حوائج وضروریات کو پورا کرنے کے لئے اور ذرائع کی جستجو نہ کریں۔

۱۰- جو طلبہ تعلیم کے ساتھ ساتھ اپنے طور پر کوئی دوسرا مشغلہ مثلاً: امامت، مؤذنی وغیرہ اختیار کریں گے، وہ جامعہ کی امداد اور دارالاقامۃ کی سکونت کے مستحق نہیں ہوں گے۔

۱۱- جن کم سن طلبہ کی سکونت جامعہ کے دارالاقامہ میں نہ ہو، ان کے سرپرست داخلہ کے وقت انکے ہمراہ ضرور آئیں اور جامعہ کے قواعد وضوابط اور اساتذہ ومنتظمین کی ہدایات کو سمجھیں اور بچوں سے ان پر عمل کرائیں، خلاف ورزی پر سخت باز پرس کریں، وقتاً فوقتاً جامعہ میں آ کر اساتذہ وانتظامیہ سے حالات ضرور معلوم کرتے رہیں، تعطیلات کے ایام میں خاص طور پر بچوں کے اعمال واخلاق کی پوری نگرانی رکھیں اور انہیں بری صحبت سے بچائیں۔

۱۲- دارالاقامہ میں مقیم طلبہ کے لئے عصر ومغرب کے درمیانی وقت کے علاوہ کسی بھی وقت دارالاقامہ سے باہر جانے کے لئے ناظم دارالاقامہ سے اجازت لینا ضروری ہے۔

۱۳-عصر ومغرب کے درمیانی وقت کے علاوہ بقیہ تمام اوقات میں خصوصاًرات کے اوقات میں دارالاقامہ یا درسگاہوں میں موجود ہونا ضروری ہے، اگر کسی وقت بھی دارالاقامہ کی حاضری لی گئی اور کوئی طالب علم موجود نہ ہوا تو وہ سخت سزا کا مستحق ہوگا۔

۱۴- جو طلبہ سیر وتفریح، احباب کی ملاقاتوں، غیر ضروری مہمان نوازی میں اپنا وقت ضائع کریں گے، تنبیہ کے بعد بھی اگر وہ باز نہ آئیں تو خارج کردیے جائیں گے، دارالاقامہ میں بغیر اجازت کے مہمان ٹھہرانے کی اجازت ہرگز نہ ہوگی۔

۱۵- اپنے احباب اور ملنے والوں کو بتا دینا چاہئے کہ وہ صرف عصر ومغرب کے درمیان یا جمعہ کے دن ملاقات کے لئے آیا کریں۔

۱۶- ہر طالب علم کو چاہیے کہ صفائی وستھرائی کا بھرپور اہتمام کرے، بالخصوص جمعہ کے دن غسل کرنے اور کپڑے بدلنے سے پہلے اپنے کمرے اور برآمدہ کو صاف کرے، کوڑا مقررہ جگہ کے علاوہ اور کہیں نہ پھینکے، درسگاہ، کمرہ اور برآمدہ کو خراب اور گندہ نہ کرے، دیواروں پر نہ لکھے، پتھر اور ڈھیلے لے کر بیت الخلا میں نہ جائے، پانی سے استنجاء کرے، برتن یا کپڑے دھونے کے بعد اس جگہ کو صاف کردے، اپنے کمرے کی تمام چیزوں کو سلیقہ اور قرینہ کے ساتھ رکھے، غرض صفائی، شائستگی، تہذیب واخلاق اور دینداری کا مثالی نمونہ پیش کرے۔

۱۷- جامعہ کے مہتمم، اساتذہ اور منتظمین کو ہر طالب علم سے مکمل باز پرس کا حق ہے، ان کے حکم کی تعمیل کرنا طالب علم کا فرض ہوگا، انہیں کسی بھی قسم کی خلاف ورزی پر مواخذہ کا پورا حق حاصل ہوگا۔

۱۸- ہر طالب علم پر لازمی ہے کہ وہ جامعہ کے قواعد وضوابط اور اساتذہ کی طرف سے دی جانی والی تمام ہدایات کی مکمل پابندی کرے۔

نصاب تعلیم

اعدادیہ اول

فن	اسماء کتب
انگلش ریڈنگ	Saeed Reader 1a, 1b, 2,3,4,5
انگلش رائٹنگ	
ریاضی	Get Ahead 3,4,5 Oxford
عربی	الطریقۃ الجدیدۃ
اردو	آسان اردو 2،3
تجوید	
خوش خطی	

اعدادیہ دوم

فن	اسماء کتب
انگریزی ٹیکسٹ	فرسٹ اسٹیپ ٹیکسٹ بک 2،3،4
انگریزی گرامر	JUNIOR ENGLISH 2,3
ریاضی	Get Ahead 6 Oxford
عربی	الطریقۃ العصریۃ ج1
اردو	آسان اردو 5،6،7
صرف	تعلیم الصرف، تدریب الصرف
اسلامیات	1-آسان دینیات 3،5 2-تعلیم الفقہ

اعدادیہ سوم

فن	اسماء کتب
انگلش	(STBB) English for class 9 – Junior English 4
صرف	تعلیم الصرف، تدریب الصرف
سندھی	آسان سندھی (تیسری جماعت)
اسلامیات	تعلیم الفقہ
عربی	الطریقۃ العصریۃ ج2
ریاضی	ریاضی برائے نہم
اردو	آسان اردو 8

اعدادیہ چہارم (جماعت نہم)

اسماء کتب	فن
انگلش برائے جماعت نہم	انگریزی تفہیم وگرائمر
ریاضی 9	ریاضی
جنرل سائنس 9	سائنس
سندھی برائے جماعت نہم	سندھی
مطالعہ پاکستان 9	مطالعہ پاکستان
الطریقۃ العصریہ 2	عربی انشاء
تعلیم النحو	نحو

اعدادیہ پنجم (جماعت میٹرک)

اسماء کتب	فن
انگلش برائے دہم	انگریزی تفہیم وگرائمر
اردو دہم	اردو
اسلامیات دہم	اسلامیات
اسلامک اسٹڈیز دہم	اسلامک اسٹڈیز
عربی دہم	عربی
قصص النبیین 5	عربی عبارات
تعلیم النحو	نحو مع تمرین
الفقہ المیسر	فقہ

درجہ اولیٰ

اسماء کتب	فن
جمال القرآن مع مشق	تجوید
تعلیم الفقہ ، الفقہ المیسر	فقہ
تاریخ اسلام (مولانا محمد میاںؒ)	تاریخ
تعلیم الصرف مع تدریب الصرف	صرف
تعلیم النحو مع تدریب النحو، شرح مائۃ عامل	نحو
الطریقۃ العصریۃ (کامل)	ادب عربی

درجہ ثانیہ

فن	اسماء کتب
تفسیر	پارہ عم مع اجرائے قواعد نحو وصرف
حدیث	زادالطالبین
تجوید	فوائد مکیہ مع مشق
فقہ	مختصر القدوری (کامل)
صرف	علم الصیغۃ مع خاصیات ابواب از فصول اکبری
نحو	ہدایۃ النحو
ادب عربی	القراءۃ الراشدۃ (اول) مع معلم الانشاء (اول) وتسہیل الادب
منطق	تیسیر المنطق، ایساغوجی، مرقات

درجہ ثالثہ

فن	اسماء کتب
تفسیر	از سورہ عنکبوت تا آخر پارہ انتیس
تجوید	المقدمۃ الجزریۃ مع مشق
فقہ	کنزالدقائق (از ابتدا تا آخر کتاب الشرکۃ)
اصول فقہ	اصول الشاشی
نحو	شرح ابن عقیل (حصہ اول ودوم)
ادب عربی	نفحۃ العرب مع معلم الانشاء (حصہ دوم)
منطق	شرح التہذیب
ادب فارسی	فارسی زبان کا آسان قاعدہ مع گلستان سعدی

درجہ رابعہ

فن	اسماء کتب
تفسیر	ازسورہ یونس تا آخر سورہ القصص
حدیث	ریاض الصالحین
فقہ	شرح الوقایۃ (آخرین)
اصول فقہ	نورالانوار (از ابتدا تا آخر بحث اجماع)
نحو	شرح ملا جامی (از بحث غیر منصرف تا بحث جمی)
ادب عربی	المقامات الحریریۃ (ابتدائی دس مقامات) مع معلم الانشاء (سوم)
بلاغت	دروس البلاغۃ
منطق	قطبی

درجہ خامسہ

فن	اسماء کتب
تفسیر	ازسورہ فاتحہ تا اختتام سورہ توبہ
حدیث	آثار السنن
فقہ	الہدایۃ (جلد اول)
اصول فقہ	منتخب الحسامی (از ابتدا تا بحث اجماع) مع نورالانوار (بحث قیاس)
ادب عربی	دیوان متنبی مع سبع معلقات (تین معلقات) ومثنوی (منتخبات)
بلاغت	مختصر المعانی (علم المعانی وعلم البدیع) مع تلخیص المفتاح (علم البیان)
منطق	سلم العلوم
فلسفہ	معین الفلسفۃ مع الانتباہات المفیدۃ

درجہ سادسہ

اسماء کتب	فن
تفسیر جلالین	تفسیر
الفوز الکبیر فی اصول التفسیر	اصول تفسیر
مسند الامام الاعظم	حدیث
خیر الاصول	اصول حدیث
الہدایۃ (جلد ثانی)	فقہ
التوضیح والتلویح	اصول فقہ
العقیدۃ الطحاویۃ وشرح العقائد النسفیۃ	عقائد
السراجی فی المیراث	فرائض
دیوان الحماسۃ (باب الحماسۃ)	ادب عربی
متن الکافی (کامل)	عروض

درجہ سابعہ

اسماء کتب	فن
تفسیر البیضاوی (ربع اول از پارہ اول)	تفسیر
التبیان فی علوم القرآن ویتیمۃ البیان	علوم القرآن
مشکوۃ المصابیح (کامل)	حدیث
شرح نخبۃ الفکر	اصول حدیث
الہدایۃ (جلد سوم وچہارم)	فقہ

درجہ ثامنہ

فن	اسماء کتب
حدیث	صحیح البخاری
//	صحیح مسلم
//	جامع الترمذی
//	سنن ابن ماجہ
//	سنن النسائی
//	سنن ابی داود
//	شرح معانی الآثار
//	موطا امام مالک
//	موطا امام محمد

کتب مطالعہ

جامعہ کی مجلس تعلیمی نے اساتذہ کے مشاورت سے درجہ ثالثہ تا دورۂ حدیث کے طلبہ کے لیے مطالعاتی کتب کا نصاب بھی تجویز کیا ہے جو عملاً درس نظامی کا حصہ بنا دیا گیا ہے اور ان کا باقاعدہ امتحان بھی ہوتا ہے جس کا نصاب درج ذیل ہے:

درجہ ثانیہ:	زاد الطالبین من کلام سید المرسلین ﷺ	مولانا عاشق الٰہی مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ
درجہ ثالثہ:	سیرت خلفاء راشدین	مولانا عبدالشکور لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ
	اسوہ رسول اکرم ﷺ	ڈاکٹر عبدالحیٔ عارفی رحمۃ اللہ علیہ
درجہ رابعہ	تاریخ ملت (جلد اول)	مفتی زین العابدین سجاد میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ
درجہ خامسہ	تاریخ ملت (جلد دوم)	
درجہ سادسہ	تاریخ ملت (جلد سوم)	
درجہ سابعہ	سیرت المصطفیٰ	مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ

التخصص فی الفقه الإسلامی (السنة الأولى)

الفترة الأولى

الكتب الدراسية :

"فقه اهل العراق وحديثهم" للكوثرى ؒ.

"مقدمة رد المحتار" لابن عابدين ؒ.

كتب المطالعة:

"مقدمة شرح الوقاية" و"الحيلة الناجزة للحليلة العاجزة" للشيخ التهانوى ؒ.

"الفقه الاسلامی وادلته" للزحيلى (كتاب البيوع والاجارات).

"ابوحنيفة" لابوزهره

الفترة الثانية

الكتب الدراسية :

"شرح عقود رسم المفتى "لابن عابدين ؒ و"السراجى فى الميراث".

كتب المطالعة:

"اصول الفقه الاسلامى" للزحيلى. "شرح الزيادات" للقاضى خان.

"الفقه الحنفى وادلته" للصاغرجى. "جوهر الفقه" للمفتى محمد شفيع.

الفترة الثالثة

الكتب الدراسية :

"الاشباه والنظائر" لابن نجيم المصرى (القواعد العامة).

كتب المطالعة:

شرح النقاية" لعلى القارى. "الاشباه" للسيوطى.

"اصول السرخسى" للسرخسى. "كفايت المفتى" للمفتى كفايت الله.

التخصص فى الفقه الإسلامى (السنة الثانية)

الفترة الاولى

الكتب الدراسية :

"تاسيس النظر" لابى زيد الدبوسى .

كتب المطالعة:

"رد المحتار" لابن عابدين الشامى (الجزء الاول والثانى).

"التشريع الجنائى الاسلامى" للشيخ عبد القادر العودة.

"البحر الرائق شرح كنز الدقائق" لابن نجيم (النكاح والطلاق والبيوع والقضاء)

"تمرين الافتاء".

الفترة الثانية

الكتب الدراسية :

"الموافقات للشاطبى "جزء المقاصد.

كتب المطالعة:

"بدائع الصنائع فى ترتيب الشرائع" للكاسانى (حصة العبادة).

"المغنى" لابن قدامة (حصة البيوع والاجارة والمزارعة).

"امداد الاحكام" للشيخ ظفر العثمانى .

الفترة الثالثة

اعداد وتقديم البحوث العلمية مع تمرين الافتاء وتخريج المسائل الفقهية .

التخصص فى الحديث (السنة الاولى)

الفترة الاولى

الكتب الدراسية :

"المقدمة" لابن الصلاح (من البداية إلى النوع الخامس والثلاثين).
"شروط الائمة الخمسة" للحازمى.
"الرفع والتكميل" فى الجرح والتعديل للامام عبد الحى اللكنوى.

كتب المراجعة والمطالعة

اصول الحديث :

"تدريب الراوى فى شرح تقريب النووى" للسيوطى المجلد الاول.
"فتح المغيث بشرح الفية الحديث" للسخاوى المجلد الاول– والثانى.
"توضيح الافكار" للصنعانى المجلد الاول.
"توجيه النظر الى اصول الاثر" للشيخ طاهر الجزائرى.
"اختصار علوم الحديث" لابن كثير.
"مفتاح السنة" (تاريخ فنون الحديث) للخولى محمد بن عبد العزيز.

الجرح والتعديل :

"مقدمة الجرح والتعديل" لابن ابى حاتم الرازى.
"المغنى فى ضبط اسماء الرجال" للشيخ محمد طاهر الفتنى.
"تقريب التهذيب" لابن حجر العسقلانى.
"تهذيب التهذيب" لابن حجر العسقلانى.
"خلاصه تهذيب تهذيب الكمال" للخزرجى.

شروح الاحاديث.

"فتح البارى" لابن حجر ،المجلد الاول والثانى والثالث.
"عمدة القارى" للعينى ،من المجلد الاول الى المجلد العاشر.
"فيض البارى" للشيخ محمد انور شاه الكشميرى ،المجلد الاول.

الفترة الثانية

الكتب الدراسية :

"المقدمة" لابن الصلاح" (من النوع السادس والثلاثين إلى نهاية الكتاب).
"شروط الائمة الستة" للمقدسى.

كتب المراجعه والمطالعه:

"معرفة علوم الحديث" للحاكم .

"الكفاية في علوم الراية" للخطيب البغدادي .

"تدريب الراوي في شرح تقريب النووي" للسيوطي المجلد الثاني.

"فتح المغيث" للسخاوي المجلد الثالث والرابع

"الباعث الحديث" للعلامة احمد محمد شاكر

"توضيح الافكار" للصنعاني المجلد الثاني

"منهج ذوي النظر شرح منظومة علم الأثر" للشيخ محمد محفوظ الترمسي

الجرح والتعديل:

"تذكرة الحفاظ" للذهبي المجلد الاول والثاني.

"تهذيب التهذيب" لابن حجر المجلد الاول والثاني والثالث.

"مفتاح الجنة" للسيوطي .

"السنة قبل التدوين" للخطيب الحجاج.

شروح الاحاديث:

"فتح الباري" لابن حجر من المجلد الرابع والخامس والسادس والسابع.

"عمدة القاري" للعيني المجلد الحادي عشر الى السابع عشر).

"فيض الباري" للامام الكشميري المجلد الثاني.

الفترة الثالثة

الكتب الدراسية :

"اصول السرخسي" للسرخسي (بحث السنة).

كتب المراجعة والمطالعة:

"كشف الاسرار" للعلامة عبد العزيز البخاري .

"التذكرة والتبصرة" للعراقي .

"فتح الباقي" لشيخ الاسلام زكريا الانصاري .

"قواعد علوم الحديث" للشيخ ظفر احمد العثماني.

"المصباح في اصول الحديث" القاسم الاندجاني.

التخصص فى الحديث (السنة الثانية)

الفترة الاولى

الكتب الدراسية :

"حجة الله البالغة" للامام الشاه ولى اللهالدهلوى

(مبحث كيفية تلقى الامة الشرع من النبى ا باب طبقه كتب الحديث باب الفرق بين اهل الحديث واصحاب الرائى).

"قاعده فى الجرح والتعديل" لتاج الدين السبكى .

كتب المراجعة والمطالعة

اصول الحديث :

"فتح الملهم" للعلامة شبير احمد العثمانى.

"مقدمة فتح البارى" لابن حجر .

"الرسالة المستطرفة" للكتانى .

"الاعتصام" للشاطبى .

"السنة ومكانتها فى التشريع الاسلامى" للسباعى.

الجرح والتعديل:

"ميزان الاعتدال" للذهبى المجلد الاول والثانى .

'المغنى فى الضعفاء" للرازى المجلد الاول والثانى- والثالث والرابع.

"شذرات الذهب" لابن العماد الحنبلى المجلد الاول والثانى والثالث والرابع.

"تهذيب التهذيب" لابن حجر المجلد السابع والثامن و التاسع.

شروح الحديث :

"فتح البارى لابن حجر "المجلد الحادى عشر والثانى عشر والثالث عشر.

"عمدة القارى" للعينى المجلد الحادى والعشرون الى آخر.

"فيض البارى" للعلامة الكشميرى المجلد الثالث.

"كتاب مشكل الآثار" للطحاوى المجلد الاول والثانى.

"كتاب المختصر" لابى المحاسن يوسف الحنفى المجلد الاول.

"فتح الملهم" للعلامة شبير احمد العثمانى المجلد الثانى.

الفترة الثانية والثالثة

اعداد البحوث العلمية .

امتحانات

جامعہ کے تمام تعلیمی شعبوں میں سال میں تین امتحانات لئے جاتے ہیں جن کی تفصیل یہ ہے:

۱- سہ ماہی امتحان	صفر المظفر کے پہلے ہفتے میں
۲- ششماہی امتحان	جمادی الاولیٰ کے پہلے ہفتے میں
۳- سالانہ امتحان	شعبان کے پہلے ہفتے میں

امتحانات سے چند روز قبل طلبہ کے رول نمبر نوٹس بورڈ پر لگائے جاتے ہیں اور امتحان کے نظام الاوقات کا اعلان کر دیا جاتا ہے، اسی طرح امتحان سے قبل طلباء کا اجتماع منعقد کیا جاتا ہے جس میں امتحان کے قواعد وضوابط کی یاددہانی کرائی جاتی ہے۔

تحریری امتحانات کا دورانیہ سات دن کا ہوتا ہے، ابتدائی درجات کا تقریری امتحان بھی اسی ہفتے کے دوران ہوتا ہے۔

طریقۂ امتحانات

عام طور پر تمام امتحانات تحریری ہوتے ہیں، البتہ متوسطہ اور درجہ اولی کے بعض مضامین کا امتحان تقریری لیا جاتا ہے، تحریری امتحانات میں عموماً ہر پرچے کے لیے تین گھنٹے کا وقت ہوتا ہے، پرچہ شروع ہونے کے مقررہ وقت سے پندرہ منٹ قبل گھنٹہ بجتا ہے جس کے بعد طلباء امتحان ہال میں داخل ہو کر اپنے رقم الجلوس (رول نمبر) کی ترتیب سے بیٹھ جاتے ہیں، ہر طالب علم کا رقم الجلوس کارڈ کی صورت میں مقررہ جگہ پر رکھ دیا جاتا ہے، پندرہ منٹ بعد دوسرا گھنٹہ بجتا ہے اور سوالیہ پرچے تقسیم کر دیے جاتے ہیں اور طلبہ اساتذہ کی نگرانی میں پرچے حل کرنا شروع کرتے ہیں، امتحان شروع ہونے کے ایک گھنٹہ بعد طالب علم پرچہ جمع کرا کر جا سکتا ہے، اس سے پہلے اگر وہ پرچہ لکھنے سے فارغ

بھی ہو جائے تو اس کو امتحان ہال سے باہر جانے کی اجازت نہیں ہوتی۔

جامعہ اور اس کی شاخوں میں امتحانات کے اوقات، طریقہ اور نظام ایک جیسا ہی ہوتا ہے۔

جن درجات کا امتحان ''وفاق المدارس العربیہ'' کے تحت ہوتا ہے ان کا سالانہ امتحان ''وفاق'' کے مقررہ نظام اور ترتیب کے مطابق ہوتا ہے۔

طریقۂ سوالات

سہ ماہی اور ششماہی امتحانات میں سوالات کے پرچے کتاب پڑھانے والے مدرسین خود بناتے ہیں جبکہ سالانہ امتحان کے پرچے دوسرے اساتذہ بناتے ہیں، سوالیہ پرچوں کو ''مجلس تعلیمی''، کی ''امتحانی کمیٹی'' کی نظر ثانی کے بعد حتمی شکل دی جاتی ہے۔

عام طور پر ہر کتاب اور مضمون کے تین سوالات ہوتے ہیں اور تینوں لازمی ہوتے ہیں، ہر سوال مختلف اجزاء پر مشتمل ہوتا ہے اور ہر جز کے الگ نمبر ہوتے ہیں۔

صفوف عربیہ اور درجہ خامسہ سے تخصصات تک کے سوالیہ پرچے عربی زبان میں ہوتے ہیں جبکہ بقیہ درجات کے پرچے اردو زبان میں ہوتے ہیں۔

صفوف عربیہ کے طلبہ کے لیے تمام سوالات کے جوابات اور درجہ خامسہ تا دورۂ حدیث کے طلبہ کے لیے کم از کم ایک سوال کا جواب عربی میں لکھنا لازمی ہے۔

درجات وفاق کے سالانہ امتحان کے سوالیہ پرچے ''وفاق المدارس العربیہ'' کی طرف سے آتے ہیں۔

نتائج امتحانات

امتحانات کے ایام کے دوران پرچہ ختم ہونے کے بعد ممتحن حضرات ساتھ ساتھ فارغ اوقات میں امتحانی پرچے دیکھتے ہیں اور تقریبا تیسرے دن پرچہ واپس کرتے ہیں، اسی طرح امتحان کے اختتام پر دو یوم کی اضافی چھٹی دی جاتی ہے تاکہ اساتذۂ کرام اطمینان سے پرچے دیکھ سکیں اور نتائج کا اعلان جلد کیا جاسکے۔

نتائج مرتب ہونے کے بعد ''امتحانی کمیٹی'' نتائج کا بغور جائزہ لیتی ہے، نتائج پر غور کرنے کے ساتھ غیر متوازن نمبروں والے پرچوں پر نظر ثانی کی جاتی ہے، اسی طرح امتیازی نمبروں والے اور ناکام ہونے والے طلباء کے پرچوں پر بھی نظر ثانی کی جاتی ہے۔

امتحان کے نتائج مرتب ہونے کے بعد جامعہ اور شاخوں کے تمام اساتذہ کرام کا اجلاس بلایا جاتا ہے جسمیں ہر ہر جماعت کے نتائج پر تبصرہ ہوتا ہے اور جائزہ لیا جاتا ہے۔

اس کے بعد طلبہ کے اجتماع میں نتائج کا اعلان کر دیا جاتا ہے، ان کو امتحان اور دیگر اصلاحی امور سے متعلق نصائح کیے جاتے ہیں اور ہر جماعت میں اول، دوم، سوم آنے والے طلبہ وطالبات کو انعام دیا جاتا ہے نیز نوے فیصد یا اس سے زائد نمبر حاصل کرنے والے طلبہ وطالبات کی حوصلہ افزائی کے لیے ان کو بھی انعامات دیے جاتے ہیں۔

کامیابی کے درجات

ہر مضمون کے سو نمبر ہوتے ہیں جن میں کامیابی کے لیے کم از کم ۴۰ نمبر حاصل کرنا ضروری ہے جبکہ کامیاب طلبہ کے درجات کا معیار حسب ذیل ہیں:

ممتاز	۹۰٪
جید جدا	۶۰٪
جید	۵۰٪
مقبول	۴۰٪

اس سے کم نمبر لینے والا طالب علم ''راسب'' (ناکام) شمار ہوتا ہے۔

سندات جامعہ

جامعہ کی طرف سے طلبہ کو جاری ہونے والی مختلف سندات:

۱- شهادة التخصص فی الحديث النبوی الشريف

۲- شهادة التخصص فی الفقه الاسلامی

۳- شهادة العالمية فی العلوم العربية والاسلامية

٤- شهادة حفظ القرآن الكريم

٥- شهادة الدورة التدريبية

٦-شهادة المواظبة على الدروس

٧-شهادة دورةالتعليم والتربية

٨-شهادة حسن السيرة والسلوك

جامعہ کے شعبہ جات

ناظرۂ قرآن کریم

جامعہ کے اس شعبہ میں آنے والے بچوں کو پہلے ''قاعدہ'' اور پھر ناظرۂ قرآن کریم اول تا آخر تجوید اور صحیح قراءت کے ساتھ پڑھایا جاتا ہے، اس کے ساتھ ساتھ ان بچوں کو اساتذۂ کرام اسلام کے بنیادی عقائد اور ضروری احکام خصوصاً وضو، طہارت اور نماز سے متعلق مسائل سکھاتے ہیں۔

اس شعبہ میں اسکولوں میں پڑھنے والے طلباء کے لیے یہ سہولت بھی موجود ہے کہ ان میں سے صبح اسکول جانے والے دوپہر کو اور دوپہر میں اسکول جانے والے صبح کے اوقات میں پڑھیں۔

تحفیظ قرآن کریم

جامعہ کا ایک اہم شعبہ ''تحفیظ القرآن الکریم'' ہے جس میں ناظرہ کے بعد بچوں کو قرآن کریم حفظ کرایا جاتا ہے، جامعہ کے قیام کے بعد اب تک جامعہ اور اس کی شاخوں سے ہزاروں کی تعداد میں بچے اور بچیاں قرآن کریم حفظ کرنے کی سعادت حاصل کر چکے ہیں اور اس وقت بھی اس شعبہ میں ہزاروں طلبہ وطالبات زیرِ تعلیم ہیں۔

تجوید

جامعہ میں ''فن تجوید'' پر بھی پوری توجہ دی جاتی ہے تاکہ ہر طالب علم قرآن کریم کو صحیح تلفظ کے ساتھ پڑھ سکے، اس لئے درجات حفظ کے علاوہ ''درس نظامی'' کے ابتدائی اور ثانوی درجوں میں بھی تجوید لازمی مضمون کی حیثیت سے پڑھائی جاتی ہے جسے فن تجوید کے ماہر اساتذہ پڑھاتے ہیں۔

بنوری ایجوکیشن سسٹم (میٹرک)

اس شعبہ کے تحت حفاظ طلبہ کو خصوصاًاور دیگر طلبہ کو میٹرک تک ریگولر عصری تعلیم دی جاتی ہے ادارہ کا اسکول باقاعدہ رجسٹرڈ اور ریکگنائزڈ ہے، میٹرک کے ساتھ ساتھ طلبہ کو درجہ اولی کے مضامین مختلف مراحل میں مکمل کرائے جاتے ہیں، اس طرح طلبہ میٹرک کے ساتھ درجہ اولی کی تعلیم بھی مکمل کرلیتے ہیں۔

درس نظامی

یہ برصغیر کے تقریباً تمام دینی مدارس کا کم از کم مڈل یا میٹرک کے بعد وہ بنیادی مشترکہ ومتفقہ آٹھ سالہ نصاب ہے جس کو ''وفاق المدارس العربیہ'' کی اصطلاح کے اعتبار سے چار تعلیمی مراحل پر تقسیم کیا گیا ہے ''عامہ، خاصہ، عالیہ اور عالمیہ'' جبکہ ہر مرحلہ دو سال پر مشتمل ہے۔

ان مراحل میں جو علوم پڑھائے جاتے ہیں وہ ترجمہ وتفسیر قرآن کریم، اصول تفسیر، حدیث نبوی، اصول حدیث، فقہ، اصول فقہ، علم میراث، علم کلام، سیرت نبوی، تاریخ اسلام اور دیگر علوم عربیہ جیسے صرف، نحو، لغت، بلاغت، ادب، عروض وقوافی، منطق، فلسفہ اور فلکیات وغیرہ پر مشتمل ہیں۔

جامعہ میں وفاق المدارس العربیہ کا مجوزہ نصاب پڑھایا جاتا ہے، جامعہ کی مجلس تعلیمی نے بعض درجات میں وفاق کے نصاب کے علاوہ کئی دیگر مفید کتابیں بھی شامل کی ہیں۔

مڈل یا میٹرک اور درس نظامی پڑھنے کے بعد وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی طرف سے ''عالمیہ'' (مساوی ایم اے) کی سند دی جاتی ہے۔

صفوف عربیہ

جامعہ میں درجہ اولی سے لے کر درجہ رابعہ تک اردو کے علاوہ عربی زبان میں بھی تعلیم دی جاتی ہے، ان درجات کا اجراء شروع میں اگرچہ غیر ملکی طلبہ کے لیے ہوا تھا تاہم بعد میں عربی زبان سے زیادہ دلچسپی رکھنے والے ملکی طلبہ کو بھی ان کے ذوق اور

استعداد کی بنا پر ان درجات میں داخلہ دیا جاتا ہے۔

تخصّصات

محدث العصر علامہ محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ نے مدرسہ کی ابتداء ہی کچھ اس طرح کی کہ دینی مدارس کے فضلاء کے لیے ''تکمیل'' کا درجہ کھولنے کا اعلان فرمایا، جس میں قرآن وسنت، فقہ اسلامی اور عربی ادب جیسے علوم کی خصوصی تعلیم دینا مقصود تھا بعد میں ان کی حیات ہی میں یہ درجہ ''تخصص'' کے نام سے معروف ہوا، اس درجہ میں ان مستعد فضلاء کو لیا جاتا ہے جو وفاق المدارس العربیہ کے درجہ عالمیہ (دورۂ حدیث) کے سالانہ امتحان میں امتیازی نمبروں سے کامیاب ہوئے ہوں۔

اس وقت تک جامعہ میں تخصص فی الفقہ الاسلامی، تخصص فی الحدیث اور تخصص فی الدعوۃ والارشاد کے شعبوں سے کثیر تعداد میں فضلاء مستفید ہوکر پوری دنیا میں علم دین کی خدمت میں مصروف ہیں۔

تعلیم بنات

جامعہ میں طلبہ کی طرح طالبات کیلئے بھی ناظرہ، حفظ قرآن کریم اور منتخب درس نظامی کا اہتمام ہے، جس میں متوسطہ سے عالمیہ تک تعلیم دی جاتی ہے، جبکہ عامہ تا عالمیہ کا نصاب تعلیم وہی ہے جو وفاق المدارس العربیہ کا مجوزہ ہے، البتہ جامعہ میں پڑھنے والی طالبات کے لیے متوسطہ میں عصری علوم (ریاضی، انگریزی، معاشرتی علوم) کے علاوہ تجوید، عربی، اردو نوشت وخواند اور اسلامی تعلیمات واحکام پر مشتمل کتب بھی شامل نصاب ہیں۔

جامعہ میں طالبات کے لیے ایک الگ مستقل عمارت قائم ہے جہاں وہ چھ گھنٹے پڑھتی ہیں اور اس کے بعد اپنے اپنے گھروں کو واپس چلی جاتی ہیں، ان کی آمد و رفت کے لیے جامعہ کی طرف سے ایک مقررہ نظام کے تحت ٹرانسپورٹ کی سہولت بھی موجود ہے۔

تعلیم بالغان

جامعہ میں بڑی عمر کے افراد خصوصا قرب وجوار میں رہنے والوں اور دکانوں میں کام کرنے والوں کے لیے قرآن کریم کو تجوید کے ساتھ پڑھانے اور بنیادی دینی معلومات واحکام سکھانے کا اہتمام ہے، اس کے لیے ایک نظام ترتیب دیا گیا ہے، مغرب کے بعد ان کی کلاسیں ہوتی ہیں۔

یہاں خصوصیت کے ساتھ یہ بھی اہتمام کیا گیا ہے کہ جامعہ کے خدام، چوکیدار اور ڈرائیور وغیرہ اس میں لازمی طور پر شرکت کریں تاکہ وہ دینی ماحول میں رہنے کے ساتھ ساتھ قرآن کریم کو تجوید سے پڑھنا سیکھیں اور ضروری دینی تعلیم بھی حاصل کرسکیں، ان کا باقاعدہ امتحان ہوتا ہے اور امتیازی نمبر حاصل کرنے والوں کی حوصلہ افزائی بھی کی جاتی ہے۔

تعلیم وتربیت

جامعہ میں اسکول وکالج کے طلباء کے لیے گرمیوں کی چھٹیوں میں چالیس روزہ دینی واخلاقی تربیتی کورس کا اہتمام کیا جاتا ہے، جامعہ کے اساتذہ کی نگرانی اور راہنمائی میں ان کے لیے مخصوص نصاب مرتب کیا گیا ہے، جامعہ میں شعبۂ حفظ کے ''کامل الحفظ'' طلباء کے لیے اس کورس میں شرکت لازمی ہے۔

اس کورس کا اہتمام جامعہ کے زیرنگرانی ملک وبیرون ملک متعدد مقامات پر ہرسال کیاجاتا ہے، جس سے عصری تعلیم گاہوں کے ہزاروں طلبہ وطالبات مستفید ہوتے ہیں۔

تمرین خطابت

درس نظامی پڑھنے والے تمام طلباء کے لیے یہ نظم بنایا گیا ہے کہ وہ جمعرات کے دن شام کو غیر درسی اوقات میں اپنی اپنی درس گاہ میں جمع ہوکر فن خطابت کی مشق کریں، تاکہ آئندہ عملی میدان میں خطاب وبیان کے ذریعے وہ اچھے انداز سے عوام کو دینی تعلیمات سے روشناس کرائیں، اس کے لیے ایک باقاعدہ نظام ہے، ہر کلاس کے لیے نگران مقرر ہیں۔

سال کے آخر میں جامعہ وشاخہائے جامعہ میں اپنی اپنی کلاسوں کی سطح پر اساتذۂ کرام کی نگرانی میں تقریری مقابلہ ہوتا ہے، پھران مقابلوں میں ہر کلاس میں اول پوزیشن حاصل کرنے والے طلبا کے درمیان تقریری مقابلہ ہوتا ہے جس میں اول، دوم، سوم آنے والے طلباء کو جامعہ کی طرف سے خصوصی انعام دیا جاتا ہے، جبکہ مقابلہ کے دیگر شرکاء کو بھی حوصلہ افزائی کے لیے انعام دیا جاتا ہے۔

خوش نویسی

غیر درسی اوقات خصوصاً عصر تا مغرب جامعہ میں طلباء کے لیے خوشخطی سکھانے کا بھی انتظام ہے، جس کے لیے باقاعدہ دو خوش نویس استاد مقرر ہیں۔

دورۂ تدریبیہ

جامعہ میں سالانہ امتحان کے بعد دورۂ حدیث سے فارغ التحصیل طلبہ کے لیے ''دورۂ تدریبیہ'' کا اہتمام کیا جاتا ہے جس کا دورانیہ تقریباً چالیس دن ہوتا ہے۔

اس ''دورہ'' کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ درس نظامی سے فارغ ہونے والے فضلاء کرام اہل سنت والجماعت کے مسلکِ حق کے بارے میں علی وجہ البصیرۃ مہارت وکمال حاصل کریں اور باطل وملحدانہ نظریات کے بطلان کے لیے مثبت انداز میں علمی استعداد پیدا کریں تاکہ بوقت ضرورت امت کی صحیح راہنمائی کرسکیں، اس دورہ میں فارغ التحصیل ہونے والے طلبہ کو تدریس وخطابت کا طریقہ اوراس کے اصول بھی سکھائے جاتے ہیں۔

دارالافتاء

جامعہ کی تاسیس کے بعد محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ تدریس کے ساتھ ساتھ خود فتاوی بھی تحریر فرماتے تھے، بعد میں انہوں نے ۱۳۸۱ھ مطابق ۱۹۶۱ء میں ''دارالافتاء'' کا شعبہ مستقل کردیا اور حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی رحمہ اللہ (سابق مفتی اعظم پاکستان) کو اس کا رئیس بنایا۔

یہ جامعہ کا وہ شعبہ ہے جس پر مسلمانوں کو اپنے شرعی مسائل کے حل کے لیے مکمل

اطمینان واعتماد ہے ،مفتیان کرام شرعی فتاوی صادر فرما کران کے انفرادی اور اجتماعی مسائل کا جواب تحریری صورت میں دیتے ہیں ،اسی طرح یومیہ کثیر تعداد میں لوگ خود حاضر ہوکر زبانی مسائل بھی پوچھتے ہیں ،اس کے علاوہ ملک وبیرون ملک سے ڈاک کے ذریعہ آنے والے سوالات کے جوابات بھی ارسال کیے جاتے ہیں، نیز مسلمان ذاتی، خانگی اور اجتماعی معاملات میں بذریعہ فون بھی مسائل دریافت کرتے ہیں۔

دار الافتاء سے سالانہ ہزاروں فتاویٰ جاری ہوتے ہیں اور جن کا باقاعدہ ریکارڈ رکھا جاتا ہے، اس وقت تک تقریباً تین لاکھ سے زائد فتاویٰ جاری ہو چکے ہیں۔

جو غیر مسلم برضا ورغبت اسلام قبول کرنا چاہتے ہیں انہیں دار الافتاء میں کلمہ کی تلقین کی جاتی ہے اور ''سند اسلام'' بھی جاری کی جاتی ہے، اب تک تقریباً ساڑھے چھ ہزار غیر مسلم دار الافتاء آکر اسلام قبول کر چکے ہیں۔

تدوین فتاویٰ

دار الافتاء سے اب تک جو فتاویٰ جاری ہوئے ہیں انہیں دار الافتاء کے ریکارڈ کی مدد سے ترتیب وتدوین کے مراحل سے گذارا جارہا ہے، اس شعبہ میں دار الافتاء کے مفتیان کرام کے زیرنگرانی کئی متخصص علماء مصروف کار ہیں ،امید ہے کہ ان شاء اللہ مستقبل قریب میں جامعہ کے فتاویٰ کا مجموعہ منظر عام پر آجائے گا۔

کتب خانہ (لائبریری)

جامعہ کے احاطہ میں ایک عظیم کتب خانہ ہے، جس میں درسی کتابوں کے علاوہ علوم اسلامیہ اور دیگر علوم کی ہزاروں اہم کتابیں موجود ہیں ، یہ کتب خانہ صبح وشام کے تعلیمی اوقات کے علاوہ مغرب تا عشاء بھی کھلا رہتا ہے، طلبہ اور اساتذۂ کرام اس سے علمی استفادہ کرتے ہیں۔

دار التصنیف

حضرت بنوری رحمہ اللہ نے جامعہ میں ''دار التصنیف'' کے نام سے ابتداء ہی میں ایک مستقل شعبہ قائم کر دیا تھا جس میں ایسے موضوعات پر کتابیں تصنیف کی جاتی ہیں

میں ایک مستقل شعبہ قائم کردیا تھا جس میں ایسے موضوعات پر کتابیں تصنیف کی جاتی ہیں جن کی اس وقت امت کو ضرورت ہے، یہ شعبہ تصنیف وتالیف کی ایسی اہم ضرورتوں کو بھی پورا کررہا ہے جن کے اہل علم محتاج ہیں، نیز عظیم علمی شخصیات کی تصنیفات کا ترجمہ (اردو سے عربی اور عربی سے اردو) اس شعبہ میں کیا جاتا ہے، اب تک دارالتصنیف سے کئی تالیفات وتراجم شائع ہوچکے ہیں۔

''دارالتصنیف'' کی مطبوعات میں سرفہرست محدث العصر علامہ سید محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ کی شاہکار تصنیف جامع الترمذی کی عربی شرح ''معارف السنن'' ہے جو ان کے علم وفن کی آئینہ دار ہے۔

اسی طرح حضرت مولانا بنوری قدس اللہ سرہ کے مایہ ناز شاگرد، سابق رفیق دارالتصنیف اور استاذ جامعہ مولانا محمد امین صاحب اورکزئی دامت برکاتہم نے حضرت بنوریؒ کے ارشاد وراہنمائی سے ''شرح معانی الآثار للإمام الطحاوی'' کے ایک معتد بہ حصے پر نہایت تحقیقی کام کیا، جو تخریج احادیث طحاوی کے ساتھ امام طحاوی کی نظر کے بیان اور مشکلات کے حل سے متعلق ہے، یہ عظیم کام بھی اسی شعبہ کے تحت شروع ہوا، الحمد للہ اب محترم مؤلف نے اس کو زیور طباعت سے آراستہ کرکے ''نشر الأزهار علی شرح معانی الآثار'' کے نام سے پیش کردیا ہے۔

مجلس دعوت وتحقیق اسلامی

بانیٔ جامعہ حضرت مولانا بنوری رحمہ اللہ نے مختلف موضوعات پر تحقیقی وعلمی کام کے لئے ایک ادارہ ''مجلس دعوت وتحقیق اسلامی'' کے نام سے قائم کیا تھا، جس میں انہوں نے اپنے بے مثال علمی ذوق کی بناء پر ہر قسم کے علوم وفنون سے متعلق قیمتی اور نادر کتب کا ذخیرہ بڑی محنت سے جمع فرمایا، وسائل کی کمی کے باوجود سعودی عرب، مصر، شام، ہندوستان اور دیگر کئی عرب وغیر عرب ممالک سے کتابوں کے حصول اور کراچی تک پہنچانے کی تدابیر اختیار فرمائیں، جہاں کسی نایاب کتاب کے بارے میں معلوم ہوجاتا تو

اس وقت تک سکون نہ پاتے جب تک کہ وہ کتاب یا اس کا عکس اپنے ادارہ کے لیے حاصل نہ کر لیتے، جس کے نتیجے میں جامعہ کے عام کتب خانہ کے علاوہ ایک اور عظیم لائبریری وجود میں آئی، جس میں ہزاروں مطبوعہ اہم کتابوں کے علاوہ کئی نایاب مخطوطات کا بیش قیمت علمی ذخیرہ بھی محفوظ ہے، علماء، محققین اور مصنفین اس سے استفادہ کرتے ہیں، یہ لائبریری جامعہ سے ملحق ایک وسیع عمارت کی تین منزلوں میں قائم ہے۔

اس ادارہ سے **"کشف النقاب عما یقوله الترمذی وفی الباب"** کے نام سے ایک منفرد اور عظیم کتاب کی پانچ جلدیں چھپ چکی ہیں، ''کشف النقاب'' حدیث نبوی کا ایک شاہکار اور علم حدیث کی وہ بے مثال خدمت ہے، جس کی ابتداء محدث العصر حضرت مولانا بنوری رحمہ اللہ نے **"لب اللباب فیما یقوله الترمذی وفی الباب"** کے نام سے ۱۹۷۰ء میں کی تھی، بعد میں انہوں نے یہ عظیم علمی کام مولانا ڈاکٹر حبیب اللہ مختار رحمہ اللہ کی استعداد اور اہلیت کی بناء پر ان کے حوالہ کر دیا۔

یہ کتاب عرب وعجم میں یکساں مقبول ومتداول ہے اور مرجع کا کام دے رہی ہے، حضرت مولانا بنوری رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے، علم حدیث پر اب تک اتنا بڑا کام نہیں ہوا ہوگا، ان شاء اللہ اس کتاب کے باقی اجزاء بھی جلد زیور طبع سے آراستہ ہو جائیں گے۔

ماہنامہ بیّنات

جامعہ سے اردو زبان میں ''بینات'' کے نام سے ایک ماہانہ علمی رسالہ شائع ہوتا ہے جس کا پہلا شمارہ ۱۳۸۲ھ مطابق ۱۹۶۲ء میں جاری ہوا تھا۔ اس رسالہ کے ذریعہ اسلامی ثقافت اور دینی مسائل کی اشاعت ہوتی ہے، یہ رسالہ ہر فتنہ اور باطل ملحدانہ نظریات کی سرکوبی میں ہمیشہ پیش پیش رہا ہے۔

بینات کے لیے لکھے گئے بعض اہم تحقیقی مضامین اور اداریے مستقل کتابی شکل میں بھی طبع ہو چکے ہیں، جن میں حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ کے ''بصائر وعبر''، حضرت مولانا محمد ادریس میرٹھی رحمہ اللہ کی ''اسلام میں سنت اور حدیث کا تشریعی مقام''، حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی رحمہ اللہ کی ''عائلی قوانین'' اور حضرت

مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمہ اللہ کی ''اختلاف امت اور صراط مستقیم'' سرفہرست ہیں، ان مضامین میں سے اکثر کی طباعت کا اہتمام ''شعبہ بینات'' ہی نے کیا ہے۔

بینات میں شائع شدہ اہم فقہی مضامین اور فتاویٰ نئی ترتیب وتخریج کے ساتھ ''فتاوی بینات'' کے نام سے ۴ جلدوں پر مشتمل کتابی شکل میں شائع ہو چکے ہیں۔

''بینات'' کے ساتھ انگریزی زبان میں بھی ایک مختصر پرچہ ضمیمہ کے طور پر ہر ماہ شائع ہوتا ہے۔

''البیّنات'' کے نام سے ایک سہ ماہی عربی مجلّہ بھی شائع ہوتا ہے، جو مستقل ادارت کے تحت عربی زبان میں عالمی حالات، اسلامی ثقافت اور دینی اقدار کی نشر و اشاعت میں بھرپور کردار ادا کر رہا ہے۔

شفاخانہ (ڈسپنسری)

جامعہ کی طرف سے طلبہ، اساتذہ اور دیگر عملہ کے لیے علاج معالجہ کا معقول انتظام ہے، جامعہ کے احاطہ میں دو شفاخانے موجود ہیں، جن میں سے ایک عام کلینک ہے جس میں جنرل فزیشن بیٹھتے ہیں اور دوسرا ڈینٹل کلینک ہے جہاں ڈینٹل سرجن بیٹھتے ہیں، دواؤں کا انتظام جامعہ ہی سے کیا جاتا ہے، اس کے علاوہ بوقت ضرورت طلبہ کو جامعہ کی طرف سے مختلف امراض کے ماہر ڈاکٹر اور اطباء کے پاس بھی ہسپتال یا کلینک میں بھیجا جاتا ہے جہاں ان کے امراض کی تشخیص، علاج اور مناسب نگہداشت کا انتظام ہوتا ہے۔

علامہ بنوری ٹرسٹ

اس شعبے کے تحت جامعہ کی شرائط کے مطابق مساجد ومدارس کا الحاق کیا جاتا ہے، اس وقت تک جامعہ سے الحاق کے خواہش مند حضرات کئی ہزار مساجد ومدارس علامہ بنوری ٹرسٹ سے ملحق کرا چکے ہیں، یہ شعبہ مساجد ومدارس کی رجسٹریشن سے متعلق قانونی امور میں رہنمائی اور تعاون بھی کرتا ہے۔

علامہ بنوری ٹرسٹ مساجد ومدارس کے انتظامی وانصرامی معاملات میں اہل محلّہ اور کمیٹی کے مابین حسب ضرورت مشاورت، تصفیہ اور تحکیم کی خدمات بھی انجام دیتا ہے، اس

کے علاوہ جامعہ کی وقف پراپرٹی سے متعلق امور کی نگرانی بھی اس شعبے کی ذمہ داری ہے، ان تمام امور کی سرپرستی جامعہ کے اساتذۂ حدیث پر مشتمل سہ رکنی کمیٹی کرتی ہے۔

جامعہ کی شاخیں

جامعہ کی کئی شاخیں ہیں، جن میں حفظ و ناظرہ اور درس نظامی کی تعلیم کا انتظام ہے، تقریباً تمام شاخوں میں طلبہ کی رہائش کے لیے دارالاقامہ کی سہولت بھی ہے، ان شاخوں کی فہرست درج ذیل ہے:

۱- ''مدرسہ تعلیم الاسلام'' سہراب گوٹھ (گلشن عمر)
۲- ''مدرسہ عربیہ اسلامیہ'' نزد غازی ٹاؤن ملیر
۳- ''مدرسہ رحمانیہ'' بلال کالونی کورنگی
۴- ''مدرسہ خلفاء راشدین'' پرانا گولیمار
۵- ''مدرسہ عثمانیہ'' بہار کالونی
۶- ''مدرسہ حفصہ للبنات'' شاہ فیصل کالونی
۸- ''مدرسہ بدرالعلوم'' سرجانی ٹاؤن
۹- ''مدرسہ تعلیم القرآن'' ولی محمد گوٹھ
۱۰- ''مدرسہ عربیہ اسلامیہ'' دادا آباد چلیا ٹھٹھہ
۱۱- ''مدرسہ تعلیم الاسلام'' مسلم آباد

ان شاخوں کے علاوہ کراچی اور دوسرے شہروں میں بہت سے مدارس جامعہ کی سرپرستی میں کام کررہے ہیں۔

جامعہ کے مختلف شعبوں کے تحت لکھی گئی

مطبوعہ کتب، رسائل ومقالات

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری قدس سرہ نے طلبہ کی مثالی تعلیم وتربیت کے ساتھ ساتھ حدیث وفقہ اور دیگر کئی موضوعات پر علمی تحقیقی کام کیا اور کروایا، اسی طرح وقت کے فتنوں اور تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے کئی مفید علمی رسائل اور مقالے لکھے اور لکھوائے اور الحمدللہ آج تک یہ سلسلہ قائم ہے، جامعہ کے مختلف شعبوں کے تحت لکھی گئی مطبوعہ کتب، رسائل اور مقالات کی فہرست درج ذیل ہے:

متعلقات قرآن وتفسیر

يتيمة البيان فى شئ من علوم القرآن	محدث العصر مولانا محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ
اصول تفسیر وعلوم قرآن (ترجمہ "یتیمۃ البیان")	مولانا سید سلیمان یوسف بنوری
تفسیر معوذتین	مولانا محمد اسحاق سندیلوی رحمہ اللہ
جنت کی چالیس راہیں (فضائل قرآن مجید)	مولانا ڈاکٹر محمد حبیب اللہ مختار شہید رحمہ اللہ
غاية المستفيد فى علم التجويد	الشیخ سعدالدین عبدالعزیز المصری
تسهيل البرهان فى تجويد القرآن	مولانا قاری احمد الحق صاحب مدظلہ

متعلقات حدیث واصول حدیث

معارف السنن شرح جامع الترمذي	محدث العصر مولانا محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ
كشف النقاب عما يقوله الترمذي" وفي الباب"	مولانا ڈاکٹر محمد حبیب اللہ مختار شہید رحمہ اللہ
الإمام الترمذي وتخريج كتاب الطهارة من جامعه "	مولانا ڈاکٹر محمد حبیب اللہ مختار شہید رحمہ اللہ
السنة النبوية ومكانتها فى ضوء القرآن الكريم"	مولانا ڈاکٹر محمد حبیب اللہ مختار شہید رحمہ اللہ
"نثر الأزهار على شرح معاني الآثار"	مولانا محمد امین اورکزئی صاحب مدظلہ

مسانيد الإمام أبی حنيفة رحمه الله — مولانا محمد امین اورکزئی صاحب مدظلہ

تدوين الحديث (تعریب) — مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب مدظلہ

فتنۂ انکار حدیث — مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی رحمہ اللہ

اسلام میں سنت کا تشریعی مقام — مولانا محمد ادریس میرٹھی رحمہ اللہ

المختار شرح کتاب الآثار — مولانا ڈاکٹر محمد حبیب اللہ مختار شہید رحمہ اللہ

منتخب ریاض الصالحین — مولانا ڈاکٹر محمد حبیب اللہ مختار شہید رحمہ اللہ

مقدس باتیں — مولانا ڈاکٹر محمد حبیب اللہ مختار شہید رحمہ اللہ

چالیس حدیثیں — مولانا ڈاکٹر محمد حبیب اللہ مختار شہید رحمہ اللہ

سنت نبویہ اور قرآن کریم — مولانا ڈاکٹر محمد حبیب اللہ مختار شہید رحمہ اللہ

عصر حاضر احادیث کے آئینے میں — مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمہ اللہ

ادعیہ واذکار

الحزب الأعظم مع تخريج الأحاديث — مولانا عبدالرشید نعمانی رحمہ اللہ

اللہ تعالیٰ کے پیارے نام — مولانا ڈاکٹر محمد حبیب اللہ مختار شہید رحمہ اللہ

سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

عہد نبوت کے ماہ وسال — مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمہ اللہ

مجموعہ سیرۃ الرسول ۲۵/اجزاء، (اردو ترجمہ) — مولانا ڈاکٹر محمد حبیب اللہ مختار شہید رحمہ اللہ

تاریخ وسوانح

حضرت علیؓ اور خلفائے راشدینؓ — مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب مدظلہ

سیرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ — مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمہ اللہ

نفحة العنبر فی حياة الشيخ محمد أنورؒ — محدث العصر مولانا محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ

شخصیات وتاثرات — مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمہ اللہ

محدث العصر حضرت بنوری رحمہ اللہ — بینات اشاعت خاص

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمہ اللہ — بینات اشاعت خاص

حضرت ڈاکٹر مفتی نظام الدین شامزئی شہید رحمہ اللہ	بینات اشاعت خاص
مفتی محمد جمیل خان شہید رحمہ اللہ	بینات اشاعت خاص

فقہ وفتاوی

بغية الأريب فی مسائل القبلة والمحاريب محدث العصر مولانا محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ

فص الختام فی مسئلة الفاتحة خلف الإمام محدث العصر مولانا محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ

كتاب الوتر	محدث العصر مولانا محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ
عائلی قوانین شریعت کی روشنی میں	مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی رحمہ اللہ
فتاویٰ بینات	ترتیب مجلس دعوت وتحقیق اسلامی
جواہر الفتاوی	مولانا مفتی عبد السلام چاٹگامی مدظلہ
تعليم الاسلام (تعریب)	مولانا ڈاکٹر محمد حبیب اللہ مختار شہید رحمہ اللہ
آپ کے مسائل اور ان کا حل	مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمہ اللہ
رجم کی شرعی حیثیت	مختلف علماء کرام کی طرف سے مرتب شدہ
بیمۂ زندگی (انشورنس)	مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی رحمہ اللہ
انسانی اعضاء کی پیوندکاری	مولانا مفتی عبد السلام چاٹگامی مدظلہ
اسلامی عبادات	مولانا محمد اسحاق سندیلوی رحمہ اللہ
اسلامی معیشت کے بنیادی اصول	مولانا مفتی عبد السلام چاٹگامی مدظلہ
قربانی کے احکام ومسائل	مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی رحمہ اللہ

مقالات ومضامین

المقدمات البنورية	محدث العصر مولانا محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ
بصائر وعبر	محدث العصر مولانا محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ

جامعة ديوبند الإسلامية فی ضوء المقالات البنورية مولانا محمد حبیب اللہ مختار شہید رحمہ اللہ

التبشير المسيحی (مقالہ)	مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندر مدظلہ

دعوت وارشاد

ایمان وایمانیات	مولانا محمد اسحاق سندیلوی رحمہ اللہ
اسلام کا سیاسی نظام	مولانا محمد اسحاق سندیلوی رحمہ اللہ
دینی نفسیات	مولانا محمد اسحاق سندیلوی رحمہ اللہ
اظہار حقیقت بجواب خلافت وملوکیت	مولانا محمد اسحاق سندیلوی رحمہ اللہ
عورت کی سربراہی	مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمہ اللہ
حكم تولية المرأة فى الاسلام (تعریب)	مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ
جماعة الدعوة والتبليغ ومنهجها فى الدعوة (تعریب)	مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ
الأستاذ المودودى وشئ من حياته وأفكاره	محدث العصر مولانا محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ
الدكتور عبدالسلام القاديانى وجائزة نوبل (تعریب)	مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ
موقف الأمة الإسلامية من القاديانية (تعریب)	مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ
ہمارے اسماعیلی مذہب کی حقیقت اوراس کے احکام	ڈاکٹر زاہد علی
اکفار الملحدین (ترجمہ)	مولانا محمد ادریس میرٹھی رحمہ اللہ
عقیدہ نزول مسیح علیہ السلام	محدث العصر مولانا محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ
دور حاضر کے فتنے اوران کا علاج	محدث العصر مولانا محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ

لغت وادب عربی

القصائد البنورية	محدث العصر مولانا محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ
القاموس الصغير (عربی، اردو، انگریزی)	مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
الطريقة العصرية فى تعليم اللغة العربية	مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ
تعلّم اللغة الأردية بالطريقة العصرية	مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ
كيف تعلّم اللغة العربية لغير الناطقين بها	مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ
تعليم الصرف	ترتیب از اساتذہ جامعہ
تعليم النحو	ترتیب از اساتذہ جامعہ
تدريب الصرف	ترتیب از اساتذہ جامعہ
تدريب النحو	ترتیب از اساتذہ جامعہ

تربیت واصلاح معاشرہ

اسلام اور تربیت اولاد (اردو ترجمہ)	مولانا ڈاکٹر محمد حبیب اللہ مختار شہید رحمہ اللہ
دنیا کی حقیقت	مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمہ اللہ
اصلاح معاشرہ اور اسلام (اردو ترجمہ)	مولانا ڈاکٹر محمد حبیب اللہ مختار شہید رحمہ اللہ
اسلامی آداب معاشرت (اردو ترجمہ)	مولانا ڈاکٹر محمد حبیب اللہ مختار شہید رحمہ اللہ
ملفوظات حضرت رائے پوری رحمہ اللہ	مولانا ڈاکٹر محمد حبیب اللہ مختار شہید رحمہ اللہ
تعلیم وتربیت (۴ اجزاء)	ترتیب از اساتذۂ جامعہ

اس کے علاوہ حضرت مولانا ڈاکٹر حبیب اللہ مختار شہید رحمہ اللہ نے اصلاحی اور معاشرتی موضوعات پر مختلف عربی رسالے اور کتابچوں کے اردو ترجمے بھی کیے، جو کہ درج ذیل ہیں:

عورت اور معاشرہ، اسلام اور شادی ، دل کو موم کیجئے، اطاعت والدین، غربت اور فقر وفاقہ، اسلام اور مزدور، مسلمان نوجوان، راہ ہدایت وعمل، عبرت کا سامان، کامیابی وکامرانی، نصیحتیں اور وصیتیں، اعمال صالحہ، غیر تمند مومن باپ کے نام، بچپن وصیتیں، جنت، دوزخ، جہاد، قلب، جنت کی نعمتیں اور ان تک پہنچنے کا راستہ، مسلمان بچے اور فرنگی تعلیم گاہیں، شادی میں رکاوٹیں اور اسلام کی روشنی میں ان کا حل۔

طب

''مجربات بنوریہ'' جمع وترتیب از مولانا ڈاکٹر محمد حبیب اللہ مختار شہید رحمہ اللہ

جامعہ کے مصارف

جامعہ غیر سرکاری علمی ادارہ ہے، اس کی کوئی خاص مستقل آمدنی نہیں، نہ ہی حکومت سے کوئی مالی امداد وصول کی جاتی ہے، الحمد للہ! جامعہ کے جملہ مصارف اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل وکرم سے اہل خیر حضرات کے ذریعہ پورا فرمارہے ہیں۔

جامعہ میں شروع ہی سے اس کا اہتمام کیا جاتا ہے کہ ہر ''مد'' کی رقم صرف اس

کے مصرف میں خرچ کی جائے، چنانچہ محدث العصر حضرت بنوری رحمہ اللہ کے دور سے لے کر اب تک یہ معمول ہے کہ زکوۃ کی رقم صرف مستحق طلبہ پر خرچ کی جاتی ہے، اساتذہ کرام اور عملہ کی تنخواہیں اور دیگر مصارف عطیات سے پورے کیے جاتے ہیں۔

جامعہ میں حسابات کا ایک مستقل شعبہ ہے، جس میں محاسب (اکاؤنٹنٹ) اور ان کے کئی معاون ہیں جو آمدن اور خرچ کا باقاعدہ اندراج کرتے ہیں، زکوۃ، صدقات اور عطیات کی وصولی پر رسید جاری کرتے ہیں، جامعہ کے تمام حسابات سرکاری طور پر سالانہ آڈٹ کرائے جاتے ہیں۔

اس وقت جامعہ کے اساتذہ کرام اور ملازمین کی تنخواہیں اور طلبہ کے وظائف کا ماہانہ خرچہ ۱۴۲۷ھ کے حسابات کے مطابق تقریباً چھتیس لاکھ روپے ہے جبکہ بجلی، گیس، ادویات، علاج معالجہ اور عمارات کی اصلاح کے اخراجات اس کے علاوہ ہیں جو تقریباً تیرہ لاکھ سے زائد ہے، اسی طرح سالانہ کل اخراجات چھ کروڑ کے قریب ہیں۔

جامعہ کے بانی حضرت بنوری رحمہ اللہ اور اساتذۂ جامعہ کا جذبہ سلف صالح کے طریقہ پر دین اسلام اور علوم اسلامیہ کی خدمت کرنا ہے، اپنی شہرت اور بڑی بڑی تنخواہیں ہرگز مقصد نہیں، یہی وجہ ہے کہ وہ کم سے کم تنخواہوں پر قناعت کرتے ہوئے خدمت دین سرانجام دے رہے ہیں، وللہ الحمد۔

جامعہ کے تعمیراتی منصوبے

طلبہ کی کثرت اور کام کی وسعت کے پیش نظر جامعہ کی موجودہ عمارتیں ناکافی ہیں، اس لیے ایک عرصہ سے اس بات کی ضرورت شدت سے محسوس کی جارہی تھی کہ مزید عمارتیں بنائی جائیں، اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے الحمد للہ جامعہ کے شرقی وغربی جانب دو وسیع پلاٹ حاصل کیے گئے ہیں، نئی جگہ سے فائدہ اٹھانے کے لیے جامعہ کے سامنے اہم منصوبے ہیں، فی الوقت ایک پلاٹ پر ایک منصوبہ کی تعمیر کا کام مکمل ہو چکا ہے، جبکہ دوسرے پلاٹ پر بھی انشاء اللہ جلد تعمیری کام شروع ہوگا، اسی طرح شاخوں میں بھی تعمیر وتوسیع کا کام ایک ساتھ وقتاً فوقتاً جاری رہتا ہے، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان ضروریات کو اپنے خزائن سے پورا فرمادے، آمین۔

وَكَذَٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي الْأَرْضِ

وَلِنُعَلِّمَهُ مِن تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ

وَاللَّهُ غَالِبٌ عَلَىٰ أَمْرِهِ

وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ

''مدرسہ تعلیم الاسلام'' سہراب گوٹھ (گلشن عمر)

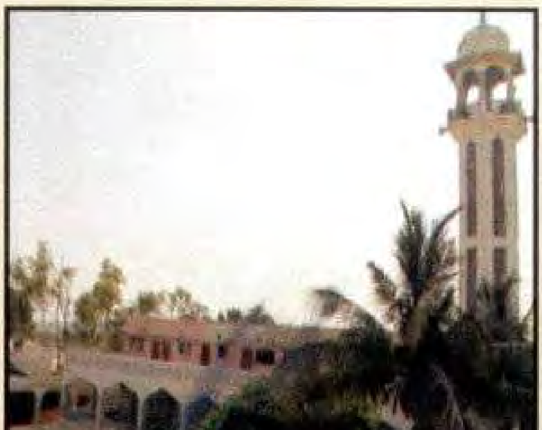

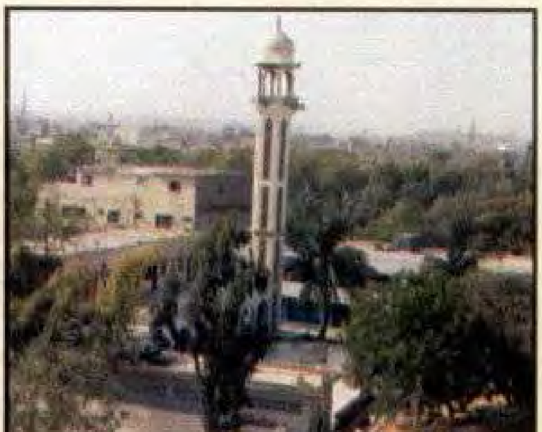

''مدرسہ خلفاء راشدین'' پرانا گولیمار

مدرسہ عربیہ اسلامیہ، ملیر

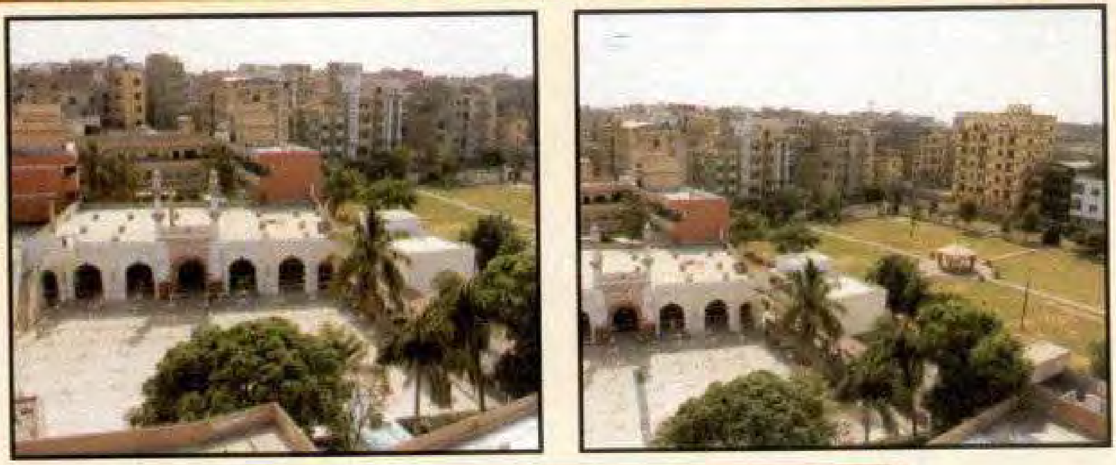

''مدرسہ عثمانیہ'' بہار کالونی

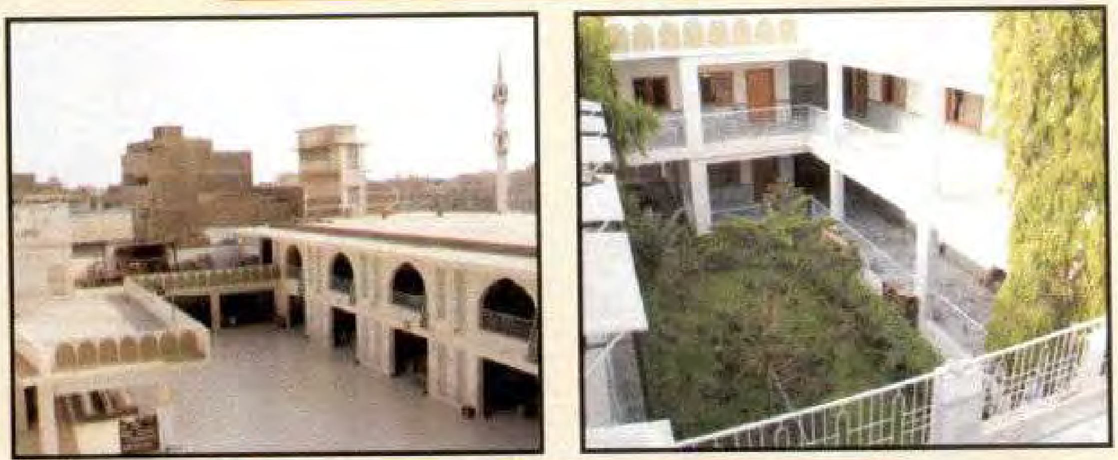

''مدرسہ رحمانیہ'' بلال کالونی کورنگی

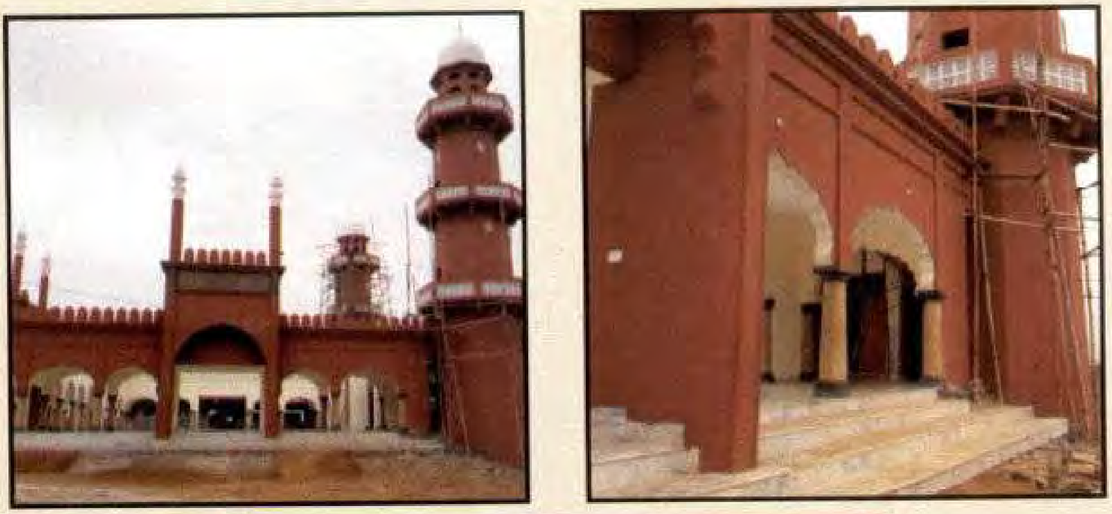

''مدرسہ عربیہ اسلامیہ'' دادا آباد چلیا ٹھٹھہ

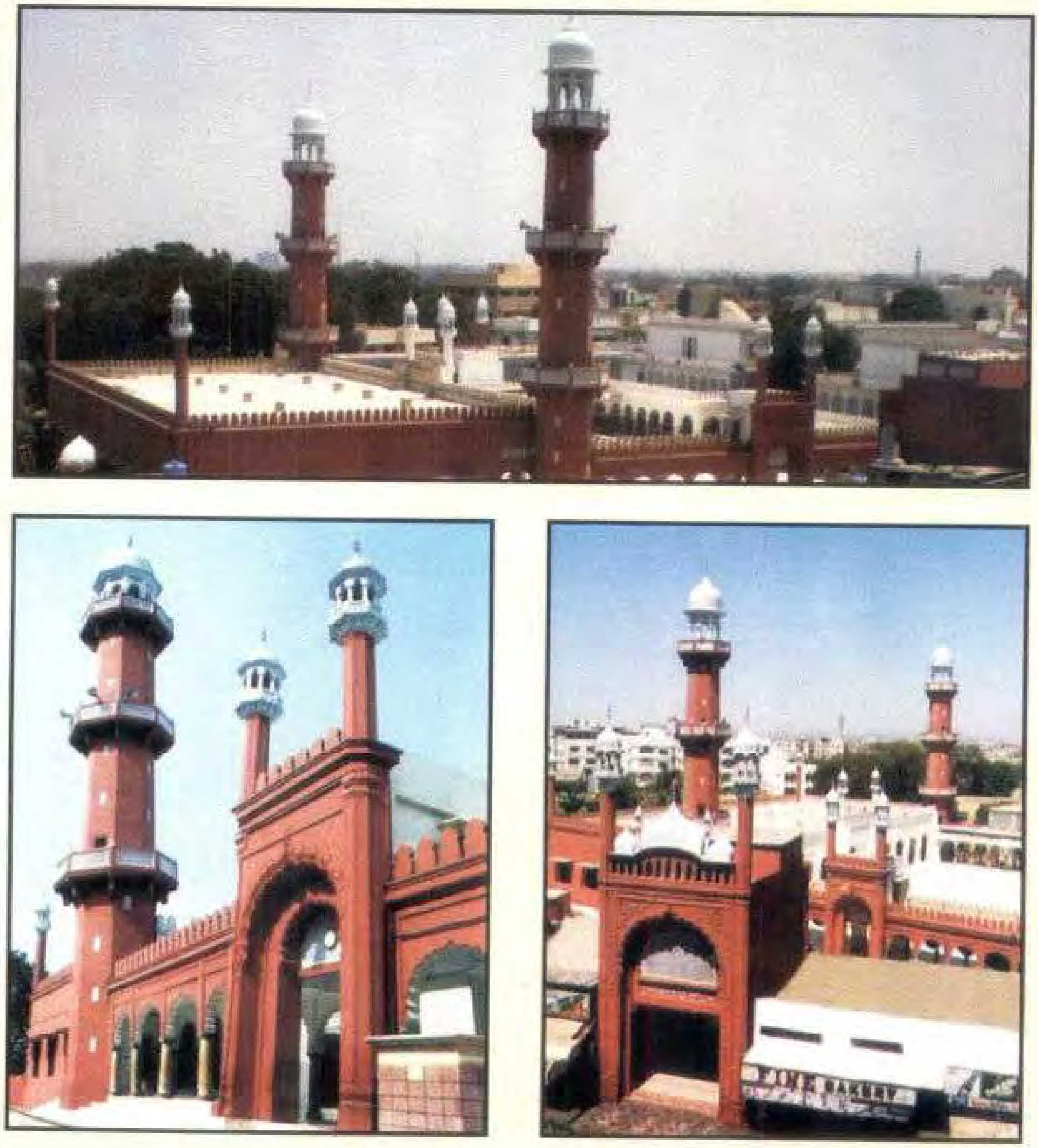

مرکز جامعہ علوم اسلامیہ، علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

جامعة العلوم الإسلامية

علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی پاکستان
Tel:+92-21-34913570-34123366-34121152-3491566
Fax:+92-21-34919531-34916819
E-mail: info@banuri.edu.pk
Web: banuri.edu.pk